

گلستاںِ دوستی



WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

RSPK.PAKSOCIETY.COM

ONLINE LIBRARY

FOR PAKISTAN



PAKSOCIETY



f PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ نیکو پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں :-

- ✦ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✦ ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ✦ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں ایلو ڈنگ
- ✦ یوریم کوالٹی، نارل کوالٹی، کپریٹڈ کوالٹی
- ✦ عمران سیریز از منظر کلیم اور اپنی صفائی کی مکمل رینج
- ✦ ایڈ فری لکس، لکس کو ایسے لکھانے کے لئے شریک نہیں کیا جاتا
- ✦ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور ریڈیو امیل لنک
- ✦ ڈاؤن لوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر ویو
- ✦ ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✦ پیسے سے مہربان، ہر کی پیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ✦ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل رینج
- ✦ ہر کتاب کا الگ سیٹ
- ✦ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✦ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

دائمہ ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورنٹ سے بھی ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے

↔ ڈاؤن لوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤن لوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook fb.com/paksociety tadler.com/paksociety

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول

چلو سٹ ملبوسٹ

جنت میں

محل برادرز سائیکل ورکشاپ
دکان نمبر 10 مشتاق مارڈیٹ
وماڑی چوک بہاولپور روڈ ملتان



پاک گیٹ ملتانی
یوسف برادرز

مفل برادرز سائیکل ورکس
 مکان نمبر 10 مشفق مارکیٹ
 وھاڑی چوک بہاولپور روڈ ملتان



چوسک ٹوسک کو دور سے اپنا جہاز نظر آ گیا
 تھا جس کے گرد سپاہیوں کا پہرہ تھا پولیس والے
 جیسے اور کاریں لے ان کو گھیرنے کی کوشش کر
 سے تھے مگر اب ٹوسک بھی پستول سے لہری
 پھینک رہا تھا جیسے ہی وہ جہاز کے قریب
 پہنچے سپاہیوں نے ان پر فائرنگ شروع کر دی مگر
 چوسک ٹوسک پھرتی سے زمین پر لیٹ گئے اور
 پھر انہوں نے جوابی طور پر پستول کے فائر کئے
 اور جہاز کے اردگرد کے سپاہی بھک سے اڑ
 گئے اب تو سپاہی اپنی جائیں بچانے کے لئے

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران — اشرف قریشی
 یوسف قریشی
 پرنٹر — محمد یونس
 طابع — عدیم پبلش پرنٹرز لاہور
 قیمت — 4/- روپے



جہاز کھڑے ہوئے اور وہ دونوں تیزی سے دوڑنے ہوئے جہاز کے قریب پہنچ گئے۔

"جلدی کرو چلو سک دروازہ کھولو میں ان سپاہیوں کو سنبھالتا ہوں" ٹوسک نے مسلسل پتھلوں سے لہریں پھینکتے ہوئے کہا۔ چلو سک نے پھرتی سے دروازہ کھول دیا اور پھر وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے جہاز کے اندر داخل ہو گئے۔ اندر داخل ہوتے ہی چلو سک نے فوراً دروازہ بند کر دیا۔

"جلدی جہاز چلاؤ کہیں وہ جہاز پر بم نہ مار دیں۔ ٹوسک نے کوشش کر کہا۔ اور چلو سک نے سیٹ پر تقریباً گرتے ہوئے جہاز چلانے کا بیٹن دبا دیا۔ جہاز ایک جھٹکا کھا کر اڑا اور چلو سک ایک لمبے سے سیٹ کو پکڑے دوسرے ہاتھ سے اس کی رفتار کا بیٹن دباتا چلا گیا۔ اور جہاز انتہائی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا فضا میں گم ہوتا چلا گیا۔ جب ان دونوں کو اطمینان ہو گیا کہ ان کا جہاز اب خطرے سے باہر نکل آیا ہے تو وہ سیٹ پر بیٹھے انہوں نے سیفیٹی بیلس گمز کے گرد بانڈھ لیں۔

چلو سک ٹوسک کا جہاز کمرہ ارض سے نکل کر خلا کی لامحدود وسعتوں میں تیزی سے ایک سمت بڑھ رہا تھا اب چونکہ ان کا یہ نظریہ نہیں رہ گیا تھا کہ وہ فلاں سیٹے میں جائیں اور فلاں میں نہ جائیں۔ اس لئے چلو سک نے جہاز کو آزاد چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ جہاں چاہے چلا جائے سکریں پر مختلف سیٹے اور ستارے نظر آ رہے تھے مگر جہاز ان کے قریب سے ہو کر گزر جاتا تو چلو سک ٹوسک آگے دیکھنے لگتے۔ پھر جیسے ہی وہ ایک ستارے کے قریب سے ہو کر نکلے اچانک انہیں دور بڑا خوبصورت ستارہ نظر آنے لگا۔ اس ستارے کے گرد سات رنگوں کی روشنیوں کی لہریں کوند رہی تھیں جس کی وجہ سے یہ ستارہ انتہائی خوبصورت معلوم ہو رہا تھا۔

"چلو سک اس ستارے کو دیکھو کتنا خوبصورت ہے" ٹوسک نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"ہاں ٹوسک دیکھ رہا ہوں۔ واقعی اس ستارے کا بیرونی منظر بالکل نرالا ہے کیوں نہ اس ستارے کی سیر کریں اور دیکھیں کہ اتنے خوبصورت

یہ ستارہ ہے ستارہ چونکہ ایک جگہ جاہد رہتا ہے۔ اور سیارے کی طرح گھومتا نہیں اس لئے وہاں ہر وقت سورج کی روشنی پڑتی رہتی ہے دوسرے نفلوں میں وہاں رات نہیں ہوتی دن ہی رہتا ہے اس لئے روشنیاں مسلسل چمک رہی ہیں چلو سک نے کہا۔ پھر اس کی نظر رفتار بتلانے والی سوئی پر پڑی تو وہ چونک پڑا کیونکہ رفتار کی سوئی صفر پر تھی جب کہ جہاز انتہائی تیز رفتاری سے اس ستارے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا چلو سک نے ایک ٹین دبایا تو اسے محسوس ہوا کہ جہاز کا انجن خود بخود بند ہو چکا ہے اور اب انکا جہاز اس ستارے کی کشش کیوجہ سے آگے بڑھ رہا ہے۔

اُدھ ابھی یہ ستارہ بے حد دور ہے مگر اس کی کشش اتنی طاقتور ہے کہ اس نے ابھی سے ہمارے جہاز کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا ہے۔ چلو سک نے کہا۔
”مگر یہ انجن کیوں بند ہو گیا ہے؟“ چلو سک نے پوچھا۔

ستارے کے اندر کونسی دنیا آباد ہے؟ چلو سک نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے مجھے خود شوق ہو رہا ہے چلو سک نے جواب دیا اور پھر چلو سک نے جہاز کا رخ اس ستارے کی طرف کر دیا اور اس کی رفتار بڑھا دی۔

”یہ روشنیاں کس چیز سے پیدا ہو رہی ہوں گی؟“ چلو سک نے جواب دیا۔

میرے تخیال میں اس ستارے پر پانی کثیر مقدار میں موجود ہے جب سورج کی روشنی اس پر پڑتی ہوگی تو اسکا عکس مختلف روشنیوں کی صورت میں نظر آتا ہوگا“ چلو سک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

نہا پھر یہ ہوگا کہ اس کی بیرونی سطح میں ہوا بے حد قہ دار ہوگی جس کیوجہ سے سورج کی روشنی میں مختلف رنگ نظر آ رہے ہوں گے“ چلو سک نے راستے دیتے ہوئے کہا۔

ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے اور یہ روشنیاں مستقل طور پر اس لئے چمک رہی ہیں۔ کیونکہ

ڈیڑی نے اس جہاز میں یہ نظام رکھا ہے کہ جیسے ہی جہاز کسی ستارے یا سیارے کی کشش میں آتے اسکا انجن خود بند ہو جاتا ہے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کشش اور جہاز کی طاقت لے کر جہاز کو کنٹرول سے باہر نہ کر دیں اور جہاز تباہ ہو جائے۔ انجن ایک بار تو خود بخود بند ہو جاتا ہے اس کے بعد اگر ہم چاہیں تو پھر اسے چلا سکتے ہیں؛ چوسک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور موسک سر ہانے لگا۔

اب ستارہ بڑا ہوتا جا رہا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کا جہاز ان روشنیوں کے نزدیک پہنچ گیا روشنیاں اور بھی خوبصورت معلوم ہونے لگی تھیں ایسا لگتا تھا جیسے مختلف رنگوں کی بجلیاں چمک رہی ہوں اور چند لمحوں بعد ان کا جہاز ان روشنیوں میں داخل ہو گیا روشنیوں میں سے گذرتے ہوئے انہیں یوں لگا جیسے کسی وقت سورج رنگ میں نہا گئے ہوں پھر یکدم سبز رنگ میں، اس طرح مختلف رنگوں کی روشنیوں سے گزرتے

ہوتے وہ مختلف رنگوں میں نہاتے جاتے اچانک روشنیاں ختم ہو گئیں اور ان کا جہاز ستارے کی اندرونی فضا میں پہنچ گیا چوسک نے جہاز کا انجن چلا کر اس کی رفتار آہستہ کر دی ہر طرف ہلکی ہلکی دھند سی چھائی ہوئی تھی۔ نیچے کہیں کہیں بڑے بڑے سیاہ رنگ کے دھبے نظر آ رہے تھے ان کا جہاز آہستہ آہستہ نیچے اترتا چلا گیا اور وہ آسمانیں پھاڑتے نیچے دیکھتے رہے۔ اشتیاق اور نئی دنیا کی سنسنی سے ان کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔ اور دل میں عجیب عجیب خیال آ رہے تھے پھر یکدم دھند ختم ہو گئی۔ اور وہ صاف فضا میں پہنچ گئے دوسرے لمحے وہ چونک پڑے کیونکہ یہ ستارہ تو پرستان سے بھی زیادہ خوبصورت تھا وہاں جنگل پھولوں سے لدے ہوئے تھے اور سبز رنگ کی انتہائی خوبصورت گھاس سے پُر وسیع و عریض قطعات تاحد نظر پھیلے ہوئے تھے درخت انتہائی خوبصورت تھے ہر درخت مختلف رنگوں سے بنا ہوا تھا اس طرح پھول بھی سات رنگوں کے تھے اور انتہائی خوبصورت معلوم ہو رہے تھے۔

اور ماڈرا ہر طرف کھل خاموشی چھائی ہوئی تھی
 "آؤ باہر نکلیں" چوسک نے کہا اور پھر اس
 نے دروازہ کھولنے والا بین دیا بین دبتے ہی
 دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی انتہائی تیز خوشبو
 کے جھونکے اندر گھس آئے۔

مائے اتنی شاندار خوشبو یقیناً یہ ست رنگے پھول
 بے حد خوشبودار ہیں" چوسک نے خوشی سے اچھلتے ہوئے
 کہا اور پھر وہ دونوں بیڑھیاں اتر کر زمین پر
 پہنچ گئے ان کے نیچے اترتے ہی جہاز کا دروازہ
 خود بخود بند ہو گیا۔

اب وہ جہاز کے قریب کھڑے ادھر ادھر دیکھ
 رہے تھے وہاں ہر طرف تیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی
 اور انکے دماغ خوشبو سے بو جھل سے ہونے لگ گئے
 تھے اور انہیں نیند سی آنے لگ گئی تھی۔
 "مجھے تو نشہ ہو رہا ہے چوسک" چوسک نے وہیں
 گھاس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں خوشبو کی زیادتی کیوجہ سے ایسا ہو رہا ہے
 مگر اٹھو ہم آگے چلیں دیکھیں اور گرو کیا ہے۔
 ایسا نہ ہو ہم سو جائیں اور جب جاگیں تو کسی

ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سبز رنگ کی تھالی
 میں کسی نے انتہائی خوبصورت گینگنے جڑ دیے ہوں۔
 "اُسے اتنا خوبصورت ساڑھا کہیں ہم جنت میں
 تو نہیں پہنچ گئے" چوسک نے خوشی سے اچھلتے
 ہوئے کہا۔

"گنا تو ایسے ہے کہ اسبار ہمارا جہاز جنت
 میں اتر گیا ہو" چوسک نے مسکرا کر جواب دیا۔
 "چوسک اگر یہاں کوئی گراڈ نہ ہوئی تو ہم
 یہیں مستقبل و جائیں گے یہاں رہا کہ ہم کبھی کبھی
 میر کرنے کہیں نکلی جائیں گے پھر واپس آجائیں
 گے" چوسک نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا ابھی اتر کر تو دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے
 ویلے ڈیڈی کہا کرتے تھے کہ ہر خوبصورت چیز کے
 پیچھے تکلیفیں چھپی ہوئی ہوتی ہیں چوسک نے جواب
 دیا۔

اور پھر انکا جہاز بہت بہت گھاس کے ایک
 تھلے پر ٹک گیا وہ کچھ دیر تو جہاز کے اندر
 بیٹھے اور گرو کا تقارر کرتے رہے۔ انہوں نے محسوس
 کیا کہ وہاں نہ ہی کوئی پردہ تھا اور نہ کوئی



شکل میں پہننے ہوئے ہوں" چلو سک نے کہا اور پھر اسی نے ٹوسک کا بازو پکڑ کر اسے کھڑا کر دیا۔ پھانچو وہ دونوں رکھواتے ہوئے آگے بڑھے گئے تھوڑی دیر تو وہ سنبھل سنبھل کر چلتے رہے پھر ان کے جسم رکھوانے گئے اور وہ اس طرح پہننے گئے جیسے نشتے میں دھت کوئی انسان چل رہا ہو جب وہ پھولوں کے قطعات کے قریب پہنچے تو ان کے جسم جیسے نشتے کی شدت سے ٹھہرا ہو گئے اور وہ دونوں بے اختیار دھڑام سے وہیں پھولوں کے قریب ہی گر گئے ان کی آنکھیں بند ہوتے گئیں وہ جتنا اپنے ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کرتے اتنا ہی ذہن اور زیادہ بڑھیل ہوتا چلا جاتا۔ پھر اپنا ٹوسک رکھرایا اور دھڑام سے زمین پر گر پڑا۔ چلو سک کا بھی یہی حشر ہوا چند لمحے بعد وہ بھی دنگایا اور ٹوسک کے قریب ہی گر پڑا۔

گہری نیند سوتے سوتے ہوئے تھے۔
 اُسے وہ دیکھو کیا چیز ہے" اچانک ان میں
 سے ایک چونک پڑی وہ چلو سک ٹوسک کے جہاز
 کی طرف اشارہ کر رہی تھی اور پھر سب کی نظریں
 اس جہاز پر جم گئیں وہ حیرت کی شدت سے
 بت سی بن گئیں۔

"آؤ دیکھیں یہ کیا چیز ہے" ان میں سے ایک
 نے کہا اور پھر وہ تقریباً دوڑتی ہوئی جہاز کی
 طرف بڑھنے لگیں۔ جب وہ پھولوں کے قطعات کے
 قریب پہنچیں اور انہوں نے چلو سک ٹوسک کو وہاں
 پڑے ہوئے دیکھا۔ تو وہ چہنیں بار کر واپس دوڑنے
 لگیں ان کے چہروں سے شدید خوف ٹپک رہا تھا
 جیسے انہوں نے کوئی انتہائی خوفناک چیز دیکھ لی
 ہو اور وہ بجائگی ہوئیں اس ٹپے کے پیچھے غائب
 ہو گئیں۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد سینکڑوں کی تعداد میں
 عورتیں اس ٹپے پر دوبارہ نمودار ہوئیں اب انکے
 درمیان ایک انتہائی خوبصورت عورت چل رہی تھی
 جس نے سر پر پھولوں کا تاج پہنا ہوا تھا۔

وہ دونوں گہری نیند سوتے ہوئے تھے۔ کہ
 اچانک ہلکی ہلکی ہوا چلنے لگی اور پھولوں میں سرسبز
 سی دوڑ گئی اور پھر چند لمحوں بعد ایک اوجھے
 ٹپے سے چار انتہائی خوبصورت عورتیں جن کے جسموں
 پر پھولوں سے بنا ہوا لباس تھا ایک دوسرے کے
 ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے نمودار ہوئیں ان کے جسم
 سہرے تھے سر پر خوبصورت سنہری بال
 نئے نقوش بھی بے حد خوبصورت تھے ایسا محسوس ہوتا
 تھا جیسے وہ جنت کی عورتیں تھیں وہ ہنستی کھیلتی
 اٹکیسیاں کرتی ہوئی ادھر آ رہی تھیں پھر وہ دونوں

ذرا دور ہوا۔ اور اس نے اسے اور زیادہ زور سے بلایا۔ اسکی دیکھا دیکھی دوسری عورتوں نے بھی انہیں بلانا شروع کر دیا۔ پھر کچھ ان کے جنسور اور کچھ خوشبو کا انکی ناک میں بچ جانے کی وجہ سے وہ دونوں ہوش میں آگئے ہوش میں آتے ہی وہ دونوں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے اور پھر حیرت سے اپنے گرد اکٹھی اتنی خوبصورت عورتوں کو دیکھنے لگے۔

ملک کیا تم حوریں ہو۔ ملوور ہم جنت میں ہیں" طوسک نے بے اختیار پوچھا۔

"حوریں جنت تم کیا کہہ رہے ہو" ملک نے حیرت سے جواب دیا۔ اس کی آواز سے ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے دور کہیں مندر میں گھنٹیاں سی بج رہی ہوں ان کی زبان بھی عجیب و غریب تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کوئل کوک رہی ہو۔ طوسک نے ذرا اپنے کانوں میں پینے پوتے ٹاپس پر انگلی پھیری طوسک نے بھی ایسا ہی کیا۔

"یہ کونسی دنیا ہے اور تم کون ہو" مبارک طوسک نے پوچھا اور وہ یہ دیکھ کر خوش ہو گیا غالباً

ان سب کا لباس بھی پھولوں سے بنا ہوا تھا وہ سب بڑی اعتیاد سے آگے بڑھ رہی تھیں جہاز کو دیکھ کر ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور پھر جب وہ چلو سک ٹوسک کے قریب پہنچیں تو ٹھٹھک کر رک گئیں۔ "یہ کیا چیزیں ہیں گتے تو ہماری طرح ہیں مگر ان کا رنگ سانولا اور سر کے بال سیاہ ہیں اور اس کے ساتھ ہی ہم سے علیحدہ بھی گتے ہیں

انہوں نے لباس کیسا پہن رکھا ہے مگر یہ اس طرح کیوں پڑے ہیں" تاج والی عورت نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ "معلوم نہیں مکہ ہم تو انہیں دیکھ کر ڈر کر جاگ گئی تھیں" ان چار عورتوں نے کہا جو پہلے یہاں آئی تھیں مکہ آہستہ آہستہ انکی طرف بڑھتی گئی اور پھر اس نے ڈرتے ڈرتے چلو سک کو ہاتھ لگایا۔

چلو سک چونکہ گہری نیند سویا ہوا تھا اس نے اس نے حرکت تک نہ کی۔ چنانچہ مکہ کا خوف

نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔
 تو کیا وہاں سب اکٹھے رہتے ہیں مکہ نے
 حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 ہاں ہم سب اکٹھے رہتے ہیں عورتوں اور
 مردوں کی آپس میں شادیاں ہوتی ہیں پھر عورتیں
 بچے پیدا کرتی ہیں اس طرح ہمارے سیانے میں
 آبادی بڑھتی رہتی ہے۔" پلوسک نے اسے تفصیل سے
 سمجھاتے ہوئے کہا۔

"مگر ہمارے ہاں تو مرد نہیں ہوتے ہم تو
 مرن پھلاریاں ہی یہاں رہتی ہیں۔"
 "پھلاریاں" پلوسک نے حیرت سے لفظ دہرایا۔
 "ہاں ہمارا نام پھلاری ہے اور میں مکہ پھلاری
 ہوں" مکہ نے جواب دیا۔
 "مگر تمہاری آبادی کیسے بڑھتی ہوگی؟" پلوسک نے
 سوال کیا۔

ہم میں سے ہر پھلاری اس وقت پھولوں کے
 سمندر میں اتر جاتی ہے۔ سبز رنگ کے پھول
 اگتے ہیں پھر جب پھولوں کے رنگ بدلتے ہیں
 تو پھولوں کے سمندر سے نئی پھلاریاں نکل آتی

کی مدد سے ان کے خیالات ان تک پہنچ
 گئے تھے۔

یہ ستارہ سبز ہے اور میں یہاں کی مکہ ہوں
 تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ مکہ نے
 جواب دیا۔

ہم کرۂ ارض کے انسان ہیں اور اس جہاز میں
 اڑ کر یہاں پہنچے ہیں میرا نام چڈسک اور یہ
 میرا مچھوٹا بھائی ہے اس کا نام پلوسک ہے۔
 پلوسک نے اس سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔
 "کیا تمہارے ستارے میں سب تم جیسے ہوتے
 ہیں" مکہ نے پوچھا۔

نہیں ہمارے سیانے میں ہم جیسے مرد بھی
 ہوتے ہیں اور تم جیسی عورتیں بھی مگر وہاں کی
 عورتیں اتنی خوبصورت نہیں ہوتیں جتنی آپ پلوسک
 تے جواب دیا۔
 "عورتیں کیا مطلب" مکہ نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے

کہا۔ "بس جیسی تم ہو۔ ہم انہیں عورتیں کہتے ہیں
 اور جیسے ہم ہیں۔ ہم مرد کہلاتے ہیں" پلوسک

ہیں! مکہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور وہ دونوں
قدرت کے اس راز پر حیران رہ گئے۔

"تم پھلاری نہیں پھول پری ہو پھول پری" ملک
نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"پھول پری" سب نے زیر لب دہرایا۔

ہم تمہیں پھول پری کہہ پکاریں گے۔ کیا تم
ہمیں اپنے ساتھ اپنے گھر نہیں لے جاؤ گی؟ چلو ملک
نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"گھر" مکہ پھول پری نے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔
"ہاں گھر جہاں تم رہتی ہو گی چلو ملک نے اسے
سمجھاتے ہوئے کہا۔

ہم تو پھولوں میں رہتی ہیں آؤ تمہیں بھی لے
چلیں! مکہ نے کہا اور پھر وہ سب انہیں دارے
میں لے کر اس ٹیلے کی طرف بڑھنے لگیں بدھ سے
وہ آتی تھیں۔

چلو ملک دونوں یہاں کی خوبصورتی دیکھ
دیکھ کر حیران ہوئے تھے اتنے خوبصورت مناظر
انہی خوبصورت عورتیں انہوں نے خواب میں بھی نہیں
دیکھی تھیں جنت کے مشرق انکا جو تصور تھا یہ
سارہ ہوہو اس تصور پر پورا اترتا تھا وہ دل
ہی دل میں خوش ہو رہے تھے کہ وہ اپنی
زندگی میں ہی جنت میں پہنچ گئے ہیں دونوں
ملک پھول پری اور دوسری عورتوں کے ساتھ چلتے
ہوتے جب ٹیلے پر پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران ہو
گئے کہ دوسری طرف بدھ بھی نگاہ پڑتی تھی

”ارے ابھی سے دل بھر گیا: چلو سک نے ہنستے ہوئے کہا۔
 ”چلو سک میں تو بس سیر کرنا چاہتا ہوں ایک سیارے سے دوسرے سیارے اور دوسرے سیارے سے تیسرے، کیا معلوم کوئی ایسا سیارہ بھی ہو جو اس سے زیادہ خوبصورت ہو“ ٹوسک نے کہا اور چلو سک نے سر ہلادیا۔

”تم کیا باتیں کر رہے ہو“ مکہ پھول پری نے اپنے سرخ کے پھول پر چڑھتے ہوئے کہا۔
 ”کچھ نہیں تمہارے سیارے کی خوبصورتی کی باتیں کر رہے تھے“ چلو سک نے اسے مانتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں بھی پھول پر چڑھ گئے۔ ان پھولوں کی پتیاں واقعی بے حد مضبوط تھیں وہ دونوں ایسے گھوم رہے تھے جیسے کسی مکان میں گھوم رہے ہوں جگا فرش اور دیواریں انتہائی عظیم، انتہائی خوبصورت اور چمکدار۔ چلو سک ٹوسک دونوں کو یہ پھول مکان بے حد پسند آیا قدرت نے ان پھولوں کے اندر بھی تین حصے کر رکھے تھے ہر حصہ الگ الگ رنگ کا تھا ایسا محسوس ہوتا

بڑے بڑے پھول موجود تھے اتنے بڑے بڑے اور انتہائی خوبصورت کہ ان پر مکانوں کا گمان ہوتا تھا اتنے بڑے اور اتنے خوبصورت پھول انہوں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھے تھے۔

”ہم ان پھولوں میں رہتی ہیں وہ سامنے جو سرخ رنگ کا بڑا سا پھول ہے اس میں میں رہتی ہوں۔ باقیوں میں چھاریاں رہتی ہیں“ مکہ پھول پری نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

پھر ان دونوں نے دیکھا کہ پھولوں میں سے بے شمار اور خوبصورت پھول پریاں باہر جھانک رہی تھیں انہوں نے جب چلو سک ٹوسک کو دیکھا تو حیران ہو کر پھولوں سے باہر نکل آئیں اب وہاں ہر طرف پھول پریاں ہی پھول پریاں تھیں۔

”ٹوسک اس خوبصورت جنت میں کس کا دل نہ رہنے کو چاہے گا: چلو سک نے ٹوسک سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مگر ہم یہاں رہ کر کیا کریں گے۔ سارا دن پھولوں میں سوئے ہیں اور بس ٹوسک نے بڑا سا منہ بتاتے ہوئے کہا۔

اچانک آ جاتے ہیں اور پھر ہمیں پکڑ کر لے جاتے ہیں جو پھلاری ان کے ساتھ جاتی ہے وہ پھر کبھی واپس نہیں آتی" مکہ پھول پری نے انہیں تفصیل سے بتلایا۔

"مگر پھلاریاں ان کے ساتھ کیوں جاتی ہیں اگر ان کو پسند نہیں کرتیں" چلو سک نے پوچھا۔ وہ زبردستی پکڑ کر لے جاتے ہیں مکہ پھول پری نے انہیں بتلایا۔

"وہ کب آتے ہیں" چلو سک نے پوچھا۔ معلوم نہیں بس آ جاتے ہیں" مکہ نے انہیں بتلایا۔

"ان کی تعداد کتنی ہوتی ہے" چلو سک نے سوال کیا۔ وہ بہت ہوتے ہیں اور ایک ایک باسومہ ایک ایک پھلاری کو پکڑ کر لے جاتا ہے" مکہ نے انہیں بتلایا۔

"کیا وہ کسی اور سیارے سے آتے ہیں۔ یا تمہارے ہی ستارے میں کہیں رہتے ہیں" چلو سک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ہمیں معلوم نہیں کہ وہ کہاں سے آتے ہیں

تھا جیسے تین کمرے ہوں۔ کیا تمہاری جنت میں کبھی کوئی شیطان نہیں آیا" چلو سک نے ایک کمرے میں پتی سے ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ مکہ پھول پری بھی سامنے بیٹھ گئی تھی۔

"شیطان وہ کیا ہوتا ہے" مکہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ایسی چیز جو تمہیں نقصان پہنچائے، جو تمہیں تکلیف دے" چلو سک نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور مکہ پھول پری کے چہرے پر اچانک خوف اور تکلیف کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"اُوہ تم نے یاد دلایا دیا۔ باسومے ہمیں پکڑ کر لے جاتے ہیں"

"باسومے وہ کیا ہوتے ہیں" دونوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

"باسومے تمہاری طرح ہوتے ہیں" مگر ان کے چار ہاتھ اور چار ٹانگیں ہوتی ہیں۔ ناک کافی لمبی ہوتی ہے ان کے ہاتھوں میں زنجیریاں نہیں ہوتیں۔ وہ بے حد خوفناک ہوتے ہیں وہ کسی دن

سہ جھاکر واپس چلی گئیں۔
 یہ کیا ہے، چلو سک نے حیران ہو کر پوچھا۔
 یہ ہماری خوراک ہے ہم یہی کھاتے ہیں، مکہ نے
 دو تین پھول اٹھا کر اس کے منہ میں ڈالتے ہوئے

کہا: *Handwritten signature*
 نہایت خوب پھولوں میں رہتی ہو۔ پھول کھاتی ہو
 تجھی اتنی خوبصورت ہو، چلو سک نے ہنستے ہوئے کہا
 چلو سک تم اس سے باتیں کرو میں ذرا گھوم
 پھر آؤں، لو سک نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور چلو سک
 نے سر ہلادیا۔ اور لو سک مکہ پھول پرسی کے
 مکان سے باہر نکل گیا۔

چلو سک مکہ سے مزید حال پوچھنے لگا وہ کرید
 کرید کر ایک ایک بات پوچھ رہا تھا۔ ابھی وہ
 باتیں ہی کر رہے تھے کہ اچانک سائیں سائیں کی
 آوازیں آنے لگیں۔ اور پھر اچانک پھلاریوں کی چیخوں
 کی آوازوں سے پورا ماحول گونج اٹھا۔

ہاسوے آگئے، مکہ پھول پرسی اچھل پڑی اس
 کے چہرے پر خوف اور دہشت کے آثار چھانکے
 وہ تیزی سے اٹھ کر ساتھ والے کمرے میں

وہ اڑتے ہوئے آتے ہیں ان کے چھوٹے پھول
 پر ہوتے ہیں ان میں بہت طاقت ہوتی ہے وہ
 جس پھلاری کو پکڑ لیں پھر نہیں چھوڑتے، مکہ
 پھول پرسی نے بتلایا۔

تمہیں ان کے آنے کے متعلق کیسے پتہ چلتا
 ہے، لو سک نے پوچھا۔

جب اچانک پھلاریوں میں شور مچ جاتا ہے۔ تب
 پتہ چلتا ہے، مکہ نے بتلایا

میرے خیال میں وہ اسی ستارے کے کسی حصے
 میں رہتے ہوں گے ورنہ پروں سے اڑ کر کسی
 اور سیارے سے آنا ناممکن ہے۔ چلو سک نے لو سک
 سے مخاطب ہو کر کہا۔

ہاں معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے بہر حال اگر
 وہ آتے تو پھر انہیں دیکھ لیں گے، لو سک نے
 جواب دیا۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر رہے تھے کہ بہت سی
 پھلاریاں اندر آئیں ان کے ہاتھوں میں زرد رنگ
 کے چھوٹے چھوٹے پھولوں کے ڈھیر موجود تھے انہوں
 نے یہ پھول مکہ کے سامنے رکھ دیے اور پھر



دوڑ گئی۔

ابھی چلو سک حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک باسوما مکان کے اندر داخل ہوا وہ واقعی خوفناک تھا وہ چار ٹانگوں پر چل رہا تھا اسکی سونڈنا ناک ادھر ادھر ہلی رہی تھی چلو سک اسے دیکھ کر حیرت سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ باسوما بھی اسے دیکھ کر حیرت سے وہیں رک گیا اسکی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

تم کون ہو؟ چلو سک نے پتچ کر پوچھا۔ اسے معلوم تھا کہ ٹاپس کی مدد سے اس کے خیالات باسومے تک پہنچ جائیں گے۔ مگر باسومے نے کوئی جواب دینے کی بجائے اچانک چھلانگ ماری اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس کے پاس داخل ہو گیا۔ جس میں مکہ چھول پری تھی۔ ”شعبو شعبو“ چلو سک نے پستول نکالا اور اس کے پیچھے دوڑ پڑا اس سے پہلے کہ وہ کمرے میں داخل ہوتا مکہ چھول پری کی چیخ سنائی دی وہ پھر جب چلو سک کمرے میں داخل ہوا تو اس نے

باسوے کو مکہ کو پکڑے دوسرے کمرے میں غائب ہوتے دیکھا وہ اس کے پیچھے اُدھر بھاگا مگر وہ کمرہ بھی خالی تھا اور پھر چلو سک نے تمام پھول پھان مارا۔ مگر نہ ہی وہ باسوا نظر آیا اور نہ مکہ پھول پڑی۔ وہ پھول سے باہر نکلا تو اس نے دور آسمان پر بے شمار باسوموں کو پھلاریوں کو پکڑے اڑتے دیکھا۔ پھلاریاں ان کے ہاتھوں میں تڑپ رہی تھیں مگر ان کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ وہ ان کے ہاتھوں سے آزاد نہیں ہو سکتی تھیں۔ باسوموں کے اڑنے کی رفتار بے حد تیز تھی دیکھتے ہی دیکھتے وہ نظروں سے غائب ہو گئے۔

ان کے جانے کے بعد بے شمار پھلاریاں پھولوں سے باہر نکل آئیں ان کے چہروں پر تکلیف اور خوف کے آثار نمایاں تھے پھر ایک طرف سے چلو سک بھی آ گیا۔

”چلو سک بڑے خوفناک انسان ہیں یہ“ چلو سک نے چلو سک سے مخاطب ہو کر کہا۔

ان واقعی بے حد خوفناک ہیں یہ مکہ کو بھی پکڑ کر لے گئے ہیں اور میرے ساتھ ہیں کہ

بھی نہیں کر سکا۔ میں مکہ کو ضرور ان کے پنجے سے چھڑا کر لاؤں گا۔“ چلو سک نے بڑے پُر عزم لہجے میں کہا۔

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ تمام پھلاریاں ان کے گرد اکٹھی ہو گئیں۔

”تمہاری مکہ کو باسوے پکڑ کر لے گئے ہیں“ چلو سک نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں ہمیں معلوم ہے اب ہمیں نئی مکہ بنانی پڑے گی“ ان میں سے ایک نے جواب دیا۔

”نہیں تم نئی مکہ نہ بناؤ میں تمہاری مکہ کو باسوموں سے چھڑا کر لے آؤں گا“ چلو سک نے کہا۔

اور وہ سب حیرت سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگیں جیسے چلو سک نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے باسوے جسے پکڑ کر لے جائیں وہ پھلاریاں کبھی واپس نہیں آئیں پھر مکہ کیسے واپس آ سکتی ہے ہمیں نئی مکہ بنانی

پڑے گی" ان میں سے ایک نے پرزور لہجے میں جواب دیا۔
 "تم نئی مکہ کس طرح بناؤ گی اور مکہ کیا کام کرتی ہے" پولسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
 بس کسی ایک کو مکہ بنا دیں گے۔ اور مکہ مکہ ہوتی ہے وہ کام تھوڑا کرتی ہے۔ سرنگھ پھول میں رہتی ہے اور بس! اسی عورت نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے تم بناؤ ہم تمہاری مکہ کو چھڑا چلتے ہیں؟ پولسک نے کہا اور پھر وہ پولسک کا بازو پکڑ کر اس کیلئے کی طرف چل دی۔ جدھر ان کا جہاز تھا۔

کڑی کے بنے ہوئے مخروطی مکانوں پر مشتمل یہ ایک کافی بڑی بستی تھی بستی کے اردگرد دور دور تک گھنے جنگل پھیلے ہوئے تھے۔ بستی میں کم سے کم ایک ہزار سے زائد مکانات تھے۔ مکانات ایسے ترتیب سے بنائے گئے تھے کہ درمیان میں بڑی بڑی گلیاں اور سڑکیں موجود تھیں ان سڑکوں پر بھی گھاس اگا ہوا تھا مکانوں کی چھتوں اور دیواروں پر بھی سبز اور پھول موجود تھے۔ شاید یہ مکانات جس لکڑی سے بنائے گئے تھے وہ لکڑی ہر حالت میں پھوٹی تھی اسلئے مکانات

پینے ہوئے باسوما کھڑا ہوا تھا سب باسوموں نے نیچے اتر کر پھلاریوں کو سردار کے سامنے پیش کر دیا۔

”چھوڑ دو انہیں اب انہوں نے میری سرداری قبول کر لی ہے“ سردار نے انتہائی ٹھکانہ لہجے میں کہا اور سب باسوموں نے پھلاریوں کو چھوڑ دیا اور ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔

”پھلاریو تم باسومو سردار کی سرداری قبول کرتی ہو“ باسوما سردار نے انتہائی ٹھکانہ لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا

”ہجائے سر جھک گئے ہیں اس لئے اب ہم تمہاری سرداری قبول کرتے ہیں“ مکہ پھلاری نے مایوس لہجے میں جواب دیا۔

”ہونہد تم اچھی پھلاری ہو ہم تمہیں اپنے پاس رکھیں گے باقی پھلاریاں تم آپس میں بانٹ لو اب یہ تمہارا کام ہے کہ ان سے وہ کام لو جس کے لئے ہم نے انہیں اپنے پاس بلایا ہے“ سردار نے انہیں کہا اور پھر باسوموں نے ایک ایک پھلاری کا ہاتھ پکڑا اور بستی کی طرف چل دیئے

کی دیواروں پر پھول اور سبزہ نظر آ رہا تھا۔ شکرگوں اور گلیوں میں بھی خوبصورت گھاس اگا ہوا تھا ان گلیوں اور شکرگوں پر باسومے چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے ان میں چھوٹے بچے بھی تھے بڑے بھی اور باسوما عورتیں بھی۔

ایک طرف بہت سے باسومے ہاتھوں میں کڑی کی تلواریں نا ہتھیار اٹھائے جنگل کے درختوں کو کاٹنے میں مصروف تھے اور ان کے قریب ہی ایک طویل القامت باسوما سر پر کڑی کا تلج پنے کھڑا تھا وہ سب باسوموں کو ہدایت دے رہا تھا اور تمام باسومے اس کے احکامات کی بڑی پھرتی اور فرمانبرداری سے تعمیل کر رہے تھے۔

ابھی یہ سب کاموں میں مصروف تھے کہ آسمان پر سائیں سائیں کی آواز سنائی دی اور پھر سب باسومے آسمان کی طرف دیکھ کر خوشی سے ناپنے کودنے لگے۔ آسمان پر دو ڈھائی سو باسومے اڑتے نظر آ رہے تھے ان کے ہاتھوں میں پھلاریاں جکڑی ہوئی تھیں پھر اڑنے والے سب باسومے مین اسی جگہ اترنے لگے جہاں تلج

البتہ مکہ پھلاری وہیں سردار کے پاس ہی کھڑی رہی۔ اور جو باسوما مکہ پھلاری کو پکڑ کر لے آیا تھا وہ بھی وہیں کھڑا رہا۔ اس نے کوئی پھلاری نہیں لی تھی۔

”کیا بات ہے گومو تم یہاں کیوں کھڑے ہو اور تم نے کسی پھلاری کا ہاتھ کیوں نہیں تھاما“ سردار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سردار اس مکہ پھلاری کو میں اپنے لئے لے آیا تھا اور دوسری بات یہ کہ جیب میں اس پھلاری کو پکڑنے کے لئے اس کے پھول میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک عجیب و غریب چیز دیکھی تھی“ گومو نے جواب دیا۔

”وہ کیا چیز تھی گومو“ سردار نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”وہ ہم جیسا باسوما تھا سردار۔ مگر اس کے دو ہاتھ اور دو ہانگیں تھیں۔ اور اس کی ناک بھی بے حد چھوٹی تھی اس نے عجیب و غریب لباس پہنا ہوا تھا وہ میرے پیچھے بھاگا تھا“ سردار گومو نے سردار کو تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

”وہ کیا چیز تھی مکہ پھلاری ہمیں بتلاؤ“ سردار نے اس بار مکہ پھلاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

”وہ کسی اور دنیا سے ہے وہ ارض کہہ رہا تھا کا انسان تھا اس نے اپنا نام چلوک اور اپنے ساتھی کا نام ملوسک بتلایا تھا وہ ہمیں پھولوں کے ہتھکنے کے پاس پڑے ہوئے ملے اور ایک عجیب و غریب چیز ہے وہ جہاز کہتے ہیں وہاں کھڑا تھا ہم انہیں اپنے پھولوں میں لے آئے ابھی ہم باتیں ہی کر رہے تھے کہ باسومے پہنچ گئے“ مکہ پھلاری نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

”ہونہ یہ تو واقعی عجیب و غریب بات ہے گومو اب تم کیا چاہتے ہو“ سردار گومو نے مخاطب ہو کر کہا۔

”سردار میں مکہ پھلاری کو اپنے لئے حاصل کرنا چاہتا ہوں“ گومو نے مضبوط لہجے میں جواب دیا۔

”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم نے اسے اپنے

لئے حاصل کر لیا ہے۔ سردار نے غصے لہجے میں گومو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"معلوم ہے سردار میں اسے اپنے لئے لے آیا تھا اس لئے اس پر میرا پہلا حق ہے" گومو نے بھی جرات مندانہ لہجے میں جواب دیا۔ "اس کا مطلب ہے تم ایک پھلاری کے لئے مجھ سے مقابلہ کرو گے؟" سردار نے قدرے تعجب آمیز لہجے میں کہا۔

"اگر تم بغیر مقابلہ کئے اسے مجھے دو تو زیادہ اچھا ہے ورنہ مجھوری ہے میں مقابلہ کرونگا" گومو نے جواب دیا۔

دیکھو گومو میں باسوموں کا سردار ہوں۔ مجھ سے مقابلہ کرنے والا باسوما آفرکار درخت بن جاتا ہے اب بھی وقت ہے تم میرے غصے کو آواز نہ دو اور جاؤ اور جا کر اپنے لئے کوئی پھلاری لے آؤ" سردار نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

مگر کیا یہ بہتر نہیں ہے سردار کہ تم مکہ پھلاری لے کر آؤ اور میں تمہارے لئے ایک اور

پھلاری لے آؤ ہوں؟ گومو نے کچھ پس و پیش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں مکہ پھلاری میں نے اپنے لئے چنی ہے اب یہ تمہیں نہیں مل سکتی" سردار نے اس بار غصے لہجے میں کہا۔

تو پھر میں تم سے مقابلہ کیلئے تیار ہوں گومو تم سے کم نہیں ہے" گومو نے سینہ تابتے ہوئے کہا۔

"یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے میں تم سے مقابلہ کے لئے تیار ہوں جاؤ جا کر گوموں کے پھول لے آؤ اور جب نئے پھول بن جائیں تب مجھ سے مقابلہ کرو" سردار نے زہریلے لہجے میں کہا اور گومو اسی طرح سینہ تانے واپس مڑا اور پھر اڑتا ہوا بتی کی طرف بڑھنے لگا۔

نے اسے بتلایا۔
 "اں معلوم تو ایسے ہوتا ہے کیونکہ وہ بے حد
 بجاری بھرم ہیں اس لئے وہ زیادہ دور تک
 نہیں اڑ سکتے" چلو سک نے جہاز کو کنٹرول کرتے
 ہوئے کہا۔

وہ اسوقت خاصی بلندی پر تھے۔ اس لئے
 نیچے انہیں صرف دیکھ ہی نظر آرہے تھے۔
 "پرواز نیچے کرو تب ہی ہمیں کچھ نظر آئے گا"
 چلو سک نے کہا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ لطف یرکہ ہم اتنی
 بلندی سے بھی نہ صرف بخوبی نیچے دیکھ سکتے
 ہیں بلکہ اگر نیچے کوئی ایک پرندہ بھی بچھپاتا ہے
 تو وہ بھی ہم سن سکتے ہیں" چلو سک نے بڑے
 فخر سے کہا۔

"تو کیا ڈیڑی نے ایسا بھی سسٹم رکھا ہے"
 چلو سک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں تو اور کیا میری اپنی ایجاد ہے بھائی میرے
 یہ سب کچھ مجھے ڈیڑی کی نوٹ کیوں سے معلوم
 ہوا تھا۔ میں نے تمہیں بتلایا۔ تو تھا کہ اس

چلو سک چلو سک جہاز میں بیٹھے اور انہوں نے
 جہاز اڑا دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ یہ باسوںے کس سمت گئے
 ہیں تم تو پھولوں سے باہر تھے" چلو سک نے چلو سک
 سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں میں نے انہیں آتے اور جاتے دیکھا ہے
 میں اسوقت ایک پھول کی آڑ میں ہو گیا تھا۔ وہ
 سامنے کی سمت سے آئے تھے اور چونکہ ان
 کی پرواز نیچے تھی اس لئے معلوم ہوتا تھا کہ
 وہ یہاں سے کہیں قریب ہی رہتے ہیں" چلو سک

میں سیکڑوں ایسی چیزیں ہیں جو انتہائی حیران کن ہیں۔ جو ڈیڈی نے ایجاد کی ہیں "چلو سک" نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

یہ ڈیڈی کا ذہن ہی تو ہے کہ ہم جہاز میں سوار کائنات میں یوں گھوم چہر رہے ہیں جیسے کوئی اپنی دنیا کے ایک ملک سے دوسرے ملک میں سفر کرتا ہو۔ نہ بھوک کی کوئی پڑاہ ہے نہ آہ ہوا اور موسم کا کوئی اثر نہ ہمارے لئے زبان کوئی مسئلہ ہے۔ "چلو سک" نے تمہیں آئینہ لہجے میں کہا۔ مگر چلو سک نے کوئی جواب نہ دیا وہ ایک چھوٹی سی سکرین کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا جس میں روشنی کی لہریں سی کود رہی تھیں۔ چلو سک کو اس سکرین کی طرف متوجہ دیکھ کر چلو سک بھی اسے غور سے دیکھنے لگا اس سکرین پر صرف روشنی کی آڑی تڑھی لہریں سی کود رہی تھیں پھر آہستہ آہستہ اس پر ایک منظر واضح ہوتا چلا گیا۔ یہ ایک بہت بڑا اور وسیع عرصن جنگلی تھا جو تیزی سے سکرین پر سے گزرتا چلا جا رہا۔ تھا تمام جنگلی ایک ہی قسم سے

سے درختوں سے بنا ہوا تھا اور جنگلی خاصا گھنا تھا اس میں کوئی پرندہ یا درندہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

"عجیب و غریب جنگلی ہے یہ، ہمارا جہاز انتہائی تیز رفتاری سے غور رہا ہے مگر پھر بھی یہ جنگلی ختم ہونے میں نہیں آ رہا۔" چلو سک نے کہا۔ میرے خیال میں اس شے کا آدھے سے زیادہ حصہ اسی جنگلی سے پڑ ہے۔" چلو سک نے جواب دیا۔

مگر اس سے پہلے کہ چلو سک کوئی جواب دیتا اپناک جنگلی ختم ہو گیا اور دوسرے لمحے چلو سک نے پورٹ کر جہاز کے دو تین ٹین دبا دیتے ٹین دبتے ہی جہاز کو ایک جھٹکا سا لگا اور جہاز کی رفتار یکدم ختم ہو گئی اور جہاز عین اسی جگہ پر جم سا گیا جہاں جنگلی ختم ہو رہا تھا۔ کیونکہ سکرین پر وہ عجیب و غریب باسومے لکڑی کی تنواریں سے جنگلی کاٹتے نظر آ رہے تھے۔ چلو سک نے ایک اور ٹین دبا دیا تو یہ منظر سکرین پر واضح ہو گیا انہوں نے دیکھا کہ کچھ

باسوے جنگل کاٹنے میں مدد فرمیں ہیں جبکہ ایک طرف بہت سے باسوے اکٹھے ہیں ان کے میں ایک باسوا سر پر لکڑی کا تاج پہنے ہوتے ہیں۔ ان باسویوں نے ہاتھوں میں ان کے ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں جنہیں وہ پکڑ کر آتے ہیں۔ مگر پھلاری اس سردار کے کھڑی ہے۔

اچھا تو یہ ہے باسویوں کی جگہ۔ ٹوسک نے کہا۔

"ہاں" چلوٹک نے جواب دیا۔ اور اس نے ایک ڈائل گھما کر سکین کو اور واضح کر دیا اور پھر انہیں قریب ہی غڑوٹی طرز کے بنے ہوئے مکانوں کی ایک بستی بھی نظر آگئی۔

"یہ ہے باسویوں کی بستی یہ تو خاصے مہذب لوگ نظر آتے ہیں جو باقاعدہ مکان بنا کر رہتے ہیں" ٹوسک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

پھر سکین پر باسوے پھلاریوں کے ہاتھ کھڑے بستی کی طرف جاتے نظر آئے۔ البتہ سردار ٹک پھلاری اور ایک اور باسوا وہیں کھڑے تھے۔

بوسک نے زرد رنگ کے ایک ٹین کو مخصوص بار دیکھا تو ان کی آوازیں جہاز گونجنے لگیں۔

یہاں ہمارا جہاز انہیں نظر آ رہا ہوگا۔ ٹوسک نے اچانک پوچھا۔

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہم بہت بندی پر چلوٹک نے جواب دیا اور پھر وہ بغور ان کی آوازوں کو سننے لگے۔ کانوں میں موجود ایس کی مدد سے وہ ان کے خیالات سمجھنے لگے تھے۔ سردار کے قریب کھڑے باسوا ان کے متعلق سردار کو بتا رہا تھا۔ اور پھر مگر پھلاری کی ملکیت کے سلسلے میں ان کے درمیان جھگڑا ہونے لگا۔ وہ ایک دوسرے کو مقابلے کیلئے لٹا رہے تھے پھر ان کے درمیان مقابلہ طے ہو گیا۔ اور وہ دوسرا باسوا جس کا نام گومو تھا اڑ کر بستی کی طرف جانے لگا۔

چلوٹک نے ڈائل پر ہاتھ رکھا اور پھر وہ منظر کو اسی طرح گھماتا چلا گیا جیسا جہاز گومو باسوا جا رہا تھا گومو بستی کے اوپر

سر اٹھا کر اوپر دیکھا اور پھر اپنے اوپر عجیب
غیب جہاز کو جھپٹے دیکھ کر وہ ہیچ مارکر بیچے
زمین کی طرف غوطہ کھانے لگا چلو سک نے جہاز
کی رفتار کو کنٹرول میں رکھا کہ کہیں تیز رفتاری
کیوجہ سے جہاز زمین سے یا گومو سے نہ ٹکرا
ہائے اور عین جس وقت گومو زمین پر اترا اسی
لئے جہاز بھی اس کے قریب ہی اتر گیا گومو
ایک بڑے پھول کی اوٹ میں چھپ گیا تھا
اس کے چہرے پر خوف و دہشت کے آثار صاف
نظر آ رہے تھے۔

چلو سک نے جہاز کا دروازہ کھولا اور پھر
باہر نکل آیا چلو سک بھی اس کے پیچھے پیچھے تھلا
باہر نکل کر چلو سک نے بلند آواز میں کہا۔
گومو ہمارے سامنے آباد ہم تمہارے دوست
ہیں ہم تمہاری مدد کریں گے اور تمہیں ردار
بنادیں گے۔ مگر گومو بدستور پھول کی اوٹ
میں چھپا رہا۔

گومو ہمیں معلوم ہے کہ تم پھول کی اوٹ
میں چھپے ہوئے ہو۔ ڈرو مت اور ہمارے سامنے

سے گذرتا چلا گیا اور پھر وہ بستی کی دو طرف
طرف موجود ایک اور قسم کے جنگل کے اوپر
اڑنے لگا۔
”یہ شاید گوبن کے پھول لینے جا رہا ہے“
چلو سک نے کہا۔
”ہاں معلوم تو ایسے ہی ہوتا ہے“ چلو سک نے
جواب دیا۔

تو کیوں نہ ہم اس گومو کو پکڑ کر رام
کر لیں اور اس سے تمام معلومات حاصل کر لیں
پھر سردار کے مقابلے میں اس کی مدد کریں
اس طرح ہم بڑی آسانی سے باسوموں کو رام
کر لیں گے“ چلو سک نے تجویز پیش کی۔

تم ٹھیک کہتے ہو“ چلو سک نے کہا۔ اور
پھر اس نے تیزی سے جہاز کا مشینری چلا
دی۔ اب جہاز تیز رفتاری سے چھپے اترنا شروع
ہو گیا تھا سکریں پر ابھی تک گومو اڑتا ہوا
نظر آ رہا تھا چلو سک چلو سک کے جہاز نے غوطہ
کھایا اور پھر عین اسی جگہ پکا جہاں گومو
اڑ رہا تھا جہاز کی آواز شکر گومو نے

ہوں اور میں ملکہ پھلاری کو حاصل کرنے کے لئے سردار سے مقابلہ کروں گا" گومو نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

ہمیں سب کچھ معلوم ہے ہم کرۂ ارض کے انسان تم سے زیادہ ہوشیار ہیں ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ تم سردار سے مقابلہ کرنے کے لئے گوبن کے پھول حاصل کرنے جا رہے ہو، چلوںک نے جواب دیا۔ اور گومو کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

تہیں یہ بھی معلوم ہے" گومو کے لہجے سے اب حیرت کے ساتھ ساتھ خوف ٹپکنے لگا تھا ہاں تم ہمیں یہ بتاؤ کہ گوبن کے پھول کہاں ملتے ہیں ہم تمہارے ساتھ چل کر تمہیں گوبن کے پھول حاصل کر دیں گے" ٹوسک نے کہا۔

"گوبن کے پھول بڑے گولے ہیں ملتے ہیں بڑا گولہ جو باسوں کو سرد بنا دیتا ہے" گومو نے جواب دیا۔

"بڑا گولہ اور سرد یہ کیا چیزیں ہیں" اس بار حیرت زدہ ہونے کی باری چلوںک ٹوسک کی

آجاؤ ہم سے باتیں کرو ہم کرۂ ارض کے انسان ہیں اور تمہاری دنیا میں آتے ہیں" ٹوسک نے زور سے کہا۔ اور پھر انہوں نے پھول کی اوٹ میں سے گومو کو باہر نکلتے دیکھا وہ بڑے سہجے اور ڈرے ہوئے انداز میں چل رہا تھا۔ اس کا پورا جسم خوف کے مارے لرز رہا تھا۔ ڈرو نہیں دوست ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔" چلوںک ٹوسک نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اس کے قریب جا کر رک گئے چلوںک نے دوستی کے اظہار کے لئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور ٹوسک نے اس کے چار بازوؤں میں سے ایک بازو پکڑ کر باقاعدہ اس سے معافہ کیا۔

گومو ہمیں معلوم ہے کہ تم ملکہ پھلاری کو حاصل کرنے کے لئے سردار کے ساتھ ساتھ مقابلہ کرو گے۔ تم فکر نہ کرو ہم مقابلہ میں تمہاری مدد کریں گے اور تمہیں باسوں کا سردار بنا دیں گے" چلوںک نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ میں گومو

بوکھا کر کہا اور پھر اسے کندھوں سے پکڑ کر اٹھایا اور ایک سیٹ پر بٹھا دیا۔ گوڑ کی آنکھیں ابھی تک پھٹی ہوئی تھیں۔ گوڑوں ہمیں راتہ تبتلاؤ کہ تمہارا گولہ کدھر ہے؟ چلو سک نے سکرین کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس جنگل کے پیچھے بڑا گولہ ہے جسے گولے میں گوبن کے پھول ہیں گوڑوں نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کی نظریں بھی اس سکرین پر جمی ہوئی تھیں جن میں جنگل تیزی سے گزرتا ہوا نظر آرہا تھا۔

جنگل واقعی بے حد وسیع تھا کیونکہ تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا تھا جہاز کو جنگل کے اوپر سے گزرتے ہوئے مگر جنگل ختم ہونے میں نہیں آ رہا تھا ایسے محسوس رہو رہا تھا جیسے اس ستارے میں تمام جنگل ہی جنگل ہے۔

پھر تھوڑی دیر بعد چلو سک اور لو سک دونوں چوک بڑے کیونکہ انہوں نے دور سے آگ کے شعلے آسمان تک بلند ہوتے دیکھے۔

”یہاں آگ بھی ہے“ لو سک نے حیران ہوتے

تھی۔ بڑا گولہ ادھر ہے اس جنگل سے پرے“ گوڑوں نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”تو پھر آؤ ہمارے جہاز میں بیٹھ جاؤ ہم بڑے گولے کو ڈھونڈتے ہیں“ چلو سک نے اس کا بازو پکڑ کر اسے جہاز کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔ گوڑوں اس کے ساتھ گھسٹا چلا گیا۔ جیسے وہ فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ جہاز کی طرف جائے یا نہیں۔ مگر چلو سک لو سک نے اسے کھینچ کھانچ کر جہاز میں سوار کر دیا۔ جہاز میں پہنچتے ہی وہ یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے وہ حیرت سے پاگل ہونے والا ہو۔ پھر جیسے ہی چلو سک نے جہاز اڑایا گوڑوں کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔

”تم بوگا دیوتا ہو۔ تم بوگا دیوتا ہو“ پرندے کے پیٹ میں اترنے والا بوگا دیوتا۔ گوڑوں ان کے سامنے سجدے میں گرا زور زور سے بیخ رہا تھا۔

ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو“ لو سک نے

”سرد سے میرا خیال جھٹا ہی یا جاتا ہے“
 ٹوسک نے کہا۔
 ”ہاں معلوم تو ایسے ہی ہوتا ہے مگر آگ
 کے اندر پھول کیسے پیدا ہوتے ہوں گے؟“ ٹوسک
 نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
 ”شاید یہ آگ کے پھول ہوں۔ جیسے ہماری
 دنیا میں آگ کے اندر کیڑا پیدا ہوتا ہے جسے
 سمندر کہتے ہیں“ ٹوسک نے اپنی معلومات کا سبب
 جھاڑتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے“ ٹوسک نے جواب دیا۔ اب
 آگ بے حد قریب آگئی تھی واقعی بے حد خوفناک
 آگ تھی اس کے نیلے رنگ کے شعلے آسمان تک
 بلند ہو رہے ہیں اور جہاں تک نظر جاتی تھی آگ
 ہی آگ تھی اس کے نیلے رنگ کے شعلے
 آسمان تک بلند ہو رہے تھے اور جہاں تک نظر
 جاتی تھی آگ ہی آگ تھی ایسا معلوم ہوتا تھا
 جیسے یہ جہنم ہو۔

آگ کے قریب پہنچ کر ٹوسک نے اپنا جہاز
 ایک طرف اتار دیا۔ اور پھر وہ جہاز سے باہر

ہوئے پوچھا۔
 ”ہاں نظر تو آرہی ہے بشرطیکہ یہ اس قسم
 کی آگ ہوئی جس طرح کمرہ آرنی پر ہوتی ہے“
 ٹوسک نے بھی حیرت زدہ ہوتے ہوئے جواب دیا
 ”بڑا گولہ آگیا، بڑا گولہ آگیا“ گومو دوبارہ سجدے
 میں گر پڑا۔

”اچھا تو یہ ہے تمہارا بڑا گولہ آگ کے آلابو
 کو بڑا گولہ کہتے ہو“ ٹوسک نے کہا۔
 ”ہاں یہی بڑا گولہ ہے اس کے اندر گوبن
 کے پھول ہیں“ گومو نے سجدے سے اٹھتے ہوئے

کہا۔
 ”مگر تم اس کے اندر سے پھول کیسے حاصل
 کرتے کیا یہ آگ جلاتی نہیں ہے“ ٹوسک نے
 پوچھا۔

”بڑا گولہ اگر راضی ہو تو سرد نہیں کرتا
 درنہ سرد کر دیتا ہے اور اگر ناراض ہو جائے
 تو تمام بستی اور تمام جھل کو سرد کر دیتا ہے“
 گومو نے آگ کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا
 جو اب نزدیک آتی جا رہی تھی۔

اور گوبن کے پھول سے سادہ چلو سک نے کہا
رامل وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ گومو اس
خوناک آگ میں داخل ہونے کے لئے کیا
طریقہ کار اختیار کرتا ہے۔

اچھا گومو نے کہا اور پھر وہ چند قدم
پہنچے بٹھا اور ایک درخت کے قریب جا کر
رک گیا اس نے اپنے چاڑوں ہاتھوں کی انگلیوں
سے درخت کے تنے کو کھرچنا شروع کر دیا۔
تھوڑی دیر تک وہ اسے کھرچتا رہا۔ پھر اسے
چھوڑ کر وہ دوسرے درخت کی طرف بڑھ گیا۔
پھر اسکے تنے کو کھرچنا شروع کر دیا چلو سک
ٹوسک دونوں اسے دلچسپی سے دیکھ رہے تھے
گومو درخت کو تھوڑی دیر تک کھرچتا پھر مایوس
ہو کر دوسرے درخت کی طرف بڑھ جاتا۔
یہ درختوں کو کیوں کھرچ رہا ہے" ٹوسک نے
چلو سک سے پوچھا۔

معلوم نہیں وہ شاید ان میں سے کوئی خاص
چیز حاصل کرنا چاہتا ہے" چلو سک نے جواب دیا
پھر انہیں گومو کی مسرت بھری چیخ سنائی دی۔

مکل آئے۔
یہ تو ایک ہی ستارے میں اللہ تعالیٰ نے
جنت اور جہنم اکٹھے کر دیے ہیں" ٹوسک نے
ہنستے ہوئے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ ہم اس آگ میں
کیسے داخل ہوں گے دیکھو اس میں کتنی تپش
ہے کہ یہاں اتنی دور بھی تیز گرمی محسوس
ہو رہی ہے" چلو سک نے کہا۔

"ہاں یہ بات تو واقعی سوچنے کی ہے مگر
یہ گومو اس کے اندر کیسے داخل ہوگا" ٹوسک
نے کہا۔

"خدا معلوم اب یہ تو ناراضگی اور خوشی
کی بات کر رہا ہے جو اپنی سمجھ سے باہر
ہے" چلو سک نے کہا اور پھر وہ گومو سے
مخاطب ہوا جو خاموش کھڑا آگ کے اس
کواؤ کو دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں میں
عقیدت کے آثار جھک رہے تھے۔

"گومو اب ہم نے تمہیں بڑے گولے تک
پہنچا دیا ہے اب تم اس کے اندر جاؤ

اور دوسرے لمے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جیسے ہی درخت کو کھریا اس میں سے سبز رنگ کا ایک سیال مادہ سا نکلنے لگا۔ گومو نے بڑی پھرتی سے اس سیال مادے کو اپنے ہاتھوں پر لے کر اپنے جسم پر ملنا شروع کر دیا۔

میرے خیال میں یہ مادہ آگ کی پیش سے انہیں محفوظ رکھتا ہوگا" چلو سک نے کہا۔
"ہاں معلوم تو ایسے ہوتا ہے دیکھتے جاؤ"

چلو سک نے جواب دیا۔
سیال مادہ مسلسل درخت کے تنے سے نکلتا چلا آ رہا تھا تھوڑی دیر بعد گومو اس سیال مادے کو جسم پر مل کر سبز رنگ کا ہو گیا اس نے کوئی ایسی جگہ نہ چھوڑی تھی جہاں اس نے سبز رنگ کا مادہ نہ ملا ہو۔

"اب میں بڑے گولے میں جا رہا ہوں" گومو نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔
"کیا اب بڑا گولہ نہیں سرد نہیں کرے گا" چلو سک نے پوچھا۔

نہیں بڑا گولہ مجھ سے راضی ہو گیا ہے۔
نہیں ہی اس نے درخت میں سے مجھے پیگم لے دیا ہے" گومو نے جواب دیا۔
نہیک ہے جاؤ ہم تمہارا یہیں انتظار کر رہے ہیں۔
چلو سک نے کہا اور گومو سر ہلاتا ہوا آگ کے اندر غائب ہو گیا۔

یہ سبز مادہ تو کمال کی چیز ہے جس پر آگ اثر نہیں کرتی" چلو سک نے اس درخت کے قریب جاتے ہوئے کہا۔ سبز رنگ کا سیال مادہ ابھی تک درخت سے رس رہا تھا چلو سک نے اپنی انگلی اس سیاہ مادے میں ڈبوئی اور پھر اسے سونگھا اس میں کوئی بو نہیں تھی۔

"معلوم نہیں کیا چیز ہے" چلو سک نے درخت کے تنے سے انگلی رگڑ کر صاف کرتے ہوئے کہا۔
اب ہم کب تک یہاں کھڑے رہیں گے" چلو سک نے اکتاتے ہوئے بے بی میں کہا۔

پھر کیا خیال ہے یہ سبز سیال مل کر ہم بھی آگ کے اندر چلے جائیں" چلو سک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بہت اچھے میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ کیوں نہ آگ کے اندر کی دنیا دیکھیں جس میں پھول بھی کھلتے ہیں“ ٹومک نے اچھلتے ہوئے کہا۔
 پتھر ٹیک سے آؤ پھر یہ میاہ مادہ اپنے پوتے جسم پر مل کر دیکھا جائیگا“ چوسک نے کہا اور پھر وہ دونوں سبز رنگ کا مادہ اپنے جسم پر ملنے میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی سبز رنگ کے بھوت بن چکے تھے حتیٰ کہ انہوں نے اپنے پتھروں پر بھی سبز مادہ مل لیا۔ کہ نہ جانے کب انہیں چلانے کی ضرورت پڑ جائے۔

کوئی جگہ رہ تو نہیں گئی“ چوسک نے کہا اور ٹومک نے اچھی طرح چوسک کو چیک کر کے جو جگہ رہتی تھی وہاں بھی وہی مادہ مل دیا۔ اس طرح چوسک نے ٹومک کو چیک کیا اور پھر اچھی طرح اطمینان کر کے آگ کی طرف بڑھتے پلے گئے۔ آگ کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے واقعی اب انہیں قطعاً آگ کی پیش محسوس نہیں ہو رہی تھی اور پھر غور سے وہ دونوں آگ میں گھس گئے۔

گومو کے جانے کے بعد سردار باسوما نے مکہ پھلاری کا ہاتھ تھاما اور پھر اسے لے کر بستی کی طرف بڑھ گیا۔
 تم بہت اچھی ہو مکہ پھلاری تم میرے لئے بڑا پھوگا بنا دینا۔ آنا بڑا کہ آج تک کسی باسوما کا نہ بنا ہو“ سردار باسوما نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں میں تمہارا پھوگا بنا دوں گی مگر وہ گومو“ مکہ پھلاری نے انکے ہوتے کہا۔
 اس کی فکر مت کرو۔ اول تو وہ بٹے گولے

سے گومن کے پھول نہیں لاسکے گا اگر جائیگا تو سر ہو جائیگا۔ اور اگر لے بھی آیا تو میں اس کا درخت بنا دوںگا سردار باسوما نے کہا۔ مکہ پھلاری خاموش رہی اور وہ دونوں چلتے ہوئے بستی میں داخل ہو گئے۔ بستی میں خوب پھل پہل تھی بستی کے ہر مکان کے قریب ایک ایک پھلاری ایک ایک پتھر پر خاموش کھڑی تھی مکہ پھلاری ان پھلاریوں کو یوں کھڑے ہوتے سے دیکھنے لگی۔

”یہ کیوں کھڑی ہیں“ مکہ نے سردار سے پوچھا ”ہاں تمہیں نہیں معلوم کیونکہ تم پہلی بار آئے ہو۔ دراصل ہم پھلاریوں کو اس نئے سے آتے ہیں تاکہ وہ ہمیں چھوگے بنا دیں جب جانے نئے باسومے پیدا ہوتے ہیں تو ہمیں نئے پھولوں کی ضرورت پڑتی ہے پرانی پھلاریاں صرف ایکبار چھوگا بناتی ہیں اس کے بعد ان کے جسموں کی پیک ختم ہو جاتی ہے چنانچہ ہم نئی پھلاریاں لے آتے ہیں“ سردار باسوما نے اسے تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”مگر یہ یہاں کیوں کھڑی ہیں“ مکہ پھلاری نے پوچھا۔ اس نئے کھڑی ہیں تاکہ انکے جسموں میں پیک زیادہ ہو جائے اور یہ بڑا اور مضبوط چھوگا بنا سکیں“ سردار باسوما نے جواب دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے مکان جسے وہ چھوگا کہہ رہے تھے پہنچ گیا کھڑی کے تختوں سے بنا ہوا یہ مکان پہلے رنگ کے کسی روغن سے بھرا گیا تھا۔

اب تم اس چھوگے کے باہر اس گستان پر کھڑی ہو جاؤ۔ جب تمہارے جسم سے پیک نکلنے لگے گی تب مجھے بتانا“ سردار نے اسے اپنے مکان کے باہر موجود پتھر پر کھڑا کرتے ہوئے کہا۔ اور مکہ پھلاری خاموشی سے چھوگے کے باہر کھڑی ہو گئی اور سردار باسوما اندر داخل ہو گیا۔

مکان کے باہر اس بڑے پتھر پر کھڑے ہوتے ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے

میں نئی طاقت دوڑنے لگی ہو۔
 جسم کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے
 اب وہ کبھی اس پتھر سے نہیں ہٹ سکے گی
 کیونکہ اس نے پتھر سے نیچے اترنے کی کوشش
 بھی کی مگر بے سود پتھر سے اسکے پیر اس
 درج چٹ گئے تھے جیسے مقلطیس سے لوہا

چپک جاتا ہے۔
 پتھر جیسے جیسے وقت گذرتا گیا اسکے جسم
 میں خون کی روانی بڑھتی چلی گئی مگر اس
 کے پیر ابھی تک پتھر سے چپٹے ہوتے تھے۔
 کافی دیر تک تو وہ کھڑی برداشت کرتی رہی
 پھر اس کا دماغ چکرانے لگا اور تھوڑی دیر
 بعد اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور دماغ پر
 اندھیرا سا چھا گیا۔ اب وہ وہیں کھڑی فحشی
 مگر بے حس و حرکت۔

تھوڑی دیر بعد سردار بوساما باہر نکلا اس
 نے عکس پھاری کو دیکھا اس کے بھیاںک چہرے
 پر مسکراہٹ سی ابھری اور پھر وہ دوبارہ اپنے
 مکان میں چلا گیا ابھی اسے مکان میں گئے



ہوتے چند ہی لمے گزرے ہوں گے کہ ایک باسوما عورت اور ایک باسوما بچہ تیزی سے قدم اٹھاتے سردار باسوما کے مکان کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے۔

”سردار باسوما باہر آؤ، سردار باسوما باہر آؤ“ ان دونوں نے زور زور سے چیخا شروع کر دیا۔ ان کی چیخ و پکار سن کر اور بھی بہت سے باسومے مرد اور عورتیں وہاں آکر اکٹھے ہو گئے اور ان کی چیخ و پکار سن کر سردار باسوما بھی اپنے مکان سے باہر نکل آیا۔ خفیہ لہجے میں اس باسوما عورت سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
”جو چیخ رہی تھی۔“

”میرا سردار گومو کہاں ہے وہ پھلاری پکڑ کر لے آیا تھا مگر نہ وہ پھلاری ہے اور نہ گومو۔“ اس عورت نے پوچھا۔
”تمہارا سردار گومو اس پھلاری کو لے آیا تھا یہ میں نے اپنے لئے چن لی ہے۔“ سردار باسوما نے ملکہ پھلاری کی طرف اشارہ کرتے

ہوتے کہا، ”اور پھلاری پکڑنے گیا تو کیا وہ کوئی اور پھلاری پکڑنے گیا ہے؟“ اس عورت نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
”دہنیں اس اپنے مجھے مقابلہ کے لئے کہا ہے چنانچہ اب وہ مقابلہ کرنے کے لئے بڑے گولے سے گولن کے پھول لینے گیا ہے۔“ سردار نے جواب دیا۔

”میرا سردار بڑے گولے میں گیا اور تم چھوگے میں بیٹھے ہو۔ تم کیسے سردار ہو۔ تم اسوقت تک چھوگے میں نہیں جا سکتے اور تم اس ملکہ پھلاری کو اس وقت تک گستان پر نہیں کھڑا کر سکتے جب تک میرا سردار گومو واپس نہ آ جائے اور تم سے مقابلہ نہ کر سکے۔“ باسوما عورت نے چیختے ہوئے کہا۔

”میں سردار ہوں میری مرضی جو میں کروں تمہارا سردار گومو میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔“ سردار باسوما نے غصے کے مارے چیختے ہوئے جواب دیا۔
”گومو کی باسومی ٹھیک کہہ رہی ہے ہمارے دریا یہی کہتے ہیں مقابلے کا اعلان ہونے کے

مٹی اس پتھر پر مل دی۔ جس پر
ملکہ پھلاری کھڑی ہوئی تھی۔ جیسے ہی انہوں
نے وہ مٹی ملی ملکہ پھلاری دھڑام سے پیچھے
گئی اور چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول
دیں۔ اسکی خوبصورت آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔
انکھ کھڑی ہو جاؤ پھلاری! سب نے آنکھیں

کھولنے دیکھ کر کہا۔
اور ملکہ پھلاری اپنے گرد اتنے بہت سے
باسوئوں کو اکٹھے دیکھ کر ویسے بھی بوکھلا کر
اٹھ کھڑی ہوئی۔

”مردار باسوما کہاں ہے؟“ اس نے آنکھیں چپکتے
ہوتے کہا۔

مردار باسوما کو ہم نے درخت سے بانڈھ
دیا ہے اب جب تک گومو گوبن کے پھول
لے کر واپس نہیں آتا یا اس کی سر نہ نہیں آتی
تم مردار گومو کی باسومی کے پاس ہی رہو گے
اس کے واپس آنے پر مقابلہ ہوگا پھر جب
اس مقابلے کا فیصلہ ہوگا تو تم اس مردار کا
چھوگا بناؤ گی! ایک بوڑھے باسومی نے اسے بتلایا

بعد مردار نہ ہی اپنے چھوگے میں رہ سکتا
ہے اور نہ ہی پھلاری کو گتھان پر کھڑا کر
سکتا ہے۔ سب بانسومیوں نے مل کر کہا۔

”نہیں میں سب کچھ کر سکتا ہوں تم خاموش
رہو۔“ مردار نے غصے سے چیخنے ہوئے کہا۔ مگر
اس کی بات سکر ساری بستی میں شور مچ گیا
کہ مردار دیوتاؤں کی بات سے بہت رہا ہے
چنانچہ سب باسومے وہاں اکٹھے ہو گئے ان سب
نے مل کر مردار کو پکڑ لیا۔ اور پھر اسے
پکڑ کر جنگل کی طرف لے گئے وہاں جا کر
انہوں نے اسے ایک درخت سے درخت کی
شاخوں کی مدد سے بانڈھ دیا۔

اب جب تک گومو یا اسکی سر نہ واپس نہ
آجائے تو یہیں رہو گے؟ سب نے کہا۔

اور مردار بوسا چیتا رہ گیا مگر کسی نے
اس کی بات نہ سنی مردار باسوما کو وہاں
بانڈھ کر سب واپس آئے اور پھر ان میں سے
ایک جھاگ کر اپنے چھوگے سے پیلے رنگ
کی مٹی بنا کوئی چیز اٹھا کر لایا اور اس نے

مکہ پھلاری خاموش رہی کیونکہ وہ کہہ رہی
 کیا سکتی تھی وہ باسوہوں میں پھنس کر رہ
 گئی تھی اب ظاہر ہے اس کی زندگی موت
 ان کے ہاتھوں میں تھی۔
 چنانچہ فیصلے کے مطابق گومو کی بیوی - مکہ
 پھلاری کو لے کر اپنے پھوگے کی طرف چل دی
 اور باقی باسوے بھی اپنے اپنے مکانوں کی طرف
 چلے گئے۔

چلوک ٹوسک آگ کے اندر بڑھتے چلے گئے
 انہوں نے دیکھا کہ وہ خوفناک آگ زمین میں
 سے نکل رہی تھی ایسے گھٹا تھا جیسے زمین سے
 کوئی چیز جل رہی ہو اور زمین کے ریشوں
 میں سے آگ کی لپٹیں فواروں کی طرح باہر نکل
 رہی تھیں ہر طرف آگ ہی آگ تھی وہ
 تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے آگ کے اس
 جہم میں سفر کرنے کا ان کے لئے پہلا موقع
 تھا۔ وہ سوچ رہے تھے کہ اگر انہوں نے
 اپنے جموں پر وہ سبز رنگ کا سیال مادہ

پھول کھلے ہوئے تھے یہ درخت آگ پر
 انتہائی تیزی سے اپنی جگہیں بدل رہے تھے یہ
 درخت بہت بڑی تعداد میں تھے۔ وہ دونوں
 کالی دریا تک ان درختوں کا تماشا دیکھتے رہے
 ان کی نظریں گومو کو تلاش کرتی تھیں
 مگر گومو انہیں کہیں بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔
 "میرے خیال میں گومو آگے نکل گیا ہوگا"
 ٹوسک نے کہا۔

"مگر کیوں وہ آگے چلا گیا ہوگا۔ اسے
 پھول چاہئیں پھول اسے یہاں سے بھی مل
 سکتے تھے۔" ٹوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
 "ہاں یہ بات تو ہے۔" ٹوسک نے بھی حیران
 ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں ان درختوں سے پھول حاصل
 کرنا خطرناک ہوگا کیونکہ اگر یہ شرو آتی آسان
 ہوتی تو ہوسے سرداری کی یہ شرو قرار نہ دیتے
 ٹوسک نے کہا۔

"مگر یہ درخت تو بس تیسرے ہیں کوئی
 بھی شخص ان سے پھول توڑ سکتا ہے۔" ٹوسک

نے کہا ہوا ہوتا تو آگ ان کا بنجانے
 کیا حشر کرتی۔ وہ دونوں یہ سوچ رہے تھے
 کہ آفر گومو کہاں چلا گیا وہ ان سے پہلے
 آگ میں داخل ہوا تھا۔ مگر اب کہیں بھی نظر
 نہیں آ رہا تھا بہر حال وہ آگے بڑھے چلے
 جا رہے تھے۔ پھر تھوڑی دور جانے کے بعد
 انہیں دور سے آگ کے اندر دھبے نظر آنے
 لگے۔ وہ ان دھبوں کو دیکھ کر حیران رہ گئے
 کیونکہ یہ دھبے کچھ عجیب سے محسوس ہو رہے
 تھے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ مکان ہوں
 مگر وہ دھبے بار بار اپنی جگہیں بدل رہے تھے
 اس لئے ظاہر ہے یہ مکان نہیں ہو سکتے
 بہر حال وہ آگے بڑھتے چلے گئے آہستہ آہستہ
 یہ دھبے ظاہر ہوتے گئے اور قریب جا کر وہ
 حیرت کے مارے رک گئے کیونکہ یہ دھبے
 دراصل آگ کے بنے ہوئے بڑے بڑے درخت
 تھے جو آگ پر تیرتے پھر رہے تھے جیسے
 پانی پر کشتیاں تیر رہی ہوں ان آگ کے
 بنے ہوئے درختوں پر آگ کے بنے ہوئے ہی

درخت سے چپٹ گئی تھی۔ پھر درخت تیزی سے واپس جھاگنے لگا اور ٹوسک بھی اس کے ساتھ گھسٹا چلا گیا ادھر چوسک کا بھی یہی شرا ہوا ایک درخت نے اسے گھیر لیا۔ وہ اکی لکڑ سے لگا تھا اور چوسک بھی اس کے ساتھ چمٹا ہوا آگے گھسٹا چلا گیا چوسک ٹوسک نے اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود درخت انہیں اپنے ساتھ گھسٹتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے اور وہ کسی بے بس کیڑوں کی طرح ان کے ساتھ گھسٹتے چلے جا رہے تھے۔ کافی دور تک گھسٹنے کے بعد آخر کار درخت ایک جگہ جا کر رک گئے یہاں ایک بہت بڑا گڑھا تھا جس میں آتش نشاں کی طرح آگ نکل رہی تھی اس گڑھے کے قریب جا کر درخت اچانک اٹھ ہو گئے اور ان کے اٹھ ہوتے ہی وہ دونوں درختوں سے ہٹ کر مین اس گڑھے میں جا گئے اور پھر وہ دونوں اس طرح گرتے چلے گئے جیسے کوئی سمندر کی تہہ میں اترتا

نے کہا۔ تم نہیں ٹھہرو میں کسی درخت سے بچوں توڑنے کی کوشش کرتا ہوں پھر دیکھتے کیا ہوتا ہے۔ چوسک نے کہا۔ نہیں نہیں ہم اکتھے جائیں گے کی معلوم یہ کیا چکر ہو۔ ٹوسک نے جواب دیا۔ نہیں تم یہیں ٹھہرو اگر کوئی خطرہ ہوا تو پھر بے شک آ جانا چوسک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا مگر ٹوسک نہ مانا۔ آخر چوسک کو ہی مار مانتی پڑی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے ابھی وہ چند ہی قدم آگے بڑھے ہوں گے کہ اچانک آگ کے درختوں میں اچھل سی پڑ گئی اور پھر وہ درخت کسی سانپ کی سی تیزی سے ان کی طرف بڑھے اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ سمجھتے درختوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا پھر اچانک ایک درخت ٹوسک کے اوپر آن گرا اور ٹوسک کے منہ سے بے اختیار بیخ نکل گئی کیونکہ جہاں درخت لگا تھا وہ جگہ

چاہے جا رہا ہو، ہر طرف آگ ہی آگ تھی ان دونوں نے اوپر اچھرنے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود وہ نیچے ہی اترتے چلے جا رہے تھے اور پھر اچانک وہ ایک جھٹکے سے رک گئے اور پھر وہ دونوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آگ کے اس سمندر میں تو چاروں طرف پھیلا ہوا تھا مچھلی نما ایک مخلوق تیر رہی تھی اس کا دھڑ تو مچھلی کی طرح کا تھا مگر اُن دم کی سہلے مانگیں تھیں، یہ مچھلی نما مخلوق سبز رنگ کی تھی اور سرخ رنگ کی آگ میں تیرتی ہوئی وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھیں جیسے ہی یہ دونوں وہاں پہنچے ہشتاد پھیلیاں ان کے چاروں طرف اکٹھی ہو گئیں اور پھر ان میں سے ایک بڑی مچھلی آگے بڑھی اور دوسرے لمحے اس نے اپنا بڑا سا منہ کھول دیا اور وہ دونوں یوں اس کے منہ کی طرف کھینچتے چلے گئے، جیسے لوہا مقناطیس کی طرف کھینچتا ہے اور پھر غراب سے وہ مچھلی کے پیٹ میں اترنے



کا پیک اتر جاتے گا اور بڑا گولا ہمیں
 کھا جاتے گا۔ باتی ہمارا سرہ بڑا ہانچا۔ وہ
 یہ کچھو جاکر جنگل میں پھینک آئیں گے
 جہاں سے سر ایتنا ہوا بستی میں چلا جائے
 گا۔ گوہو نے مایوں میں کہا۔
 مجھے اس کی بات سمجھو میں نہیں آتی پوچھتے
 کیا کہہ رہا ہے۔ چلو سک نے پریشان ہو کر پوچھا
 سے کہا۔

مچھلیوں میں سمجھا ہوں اس مچھلی کے پیٹ
 میں رہ کر وہ سبز سیال مادہ کی تاثیر ختم
 ہو جاتے گی۔ چنانچہ آگ جہم کو بدلتے گی
 البتہ ان کی ہڈیاں آگ میں نہیں جلتی ہونگی
 وہ ہڈیاں جنگل میں پہنچ جائیں گی اور وہاں
 سے بچانے کس طرح وہ ہڈیاں واپس بستی میں
 پہنچ جائیں گی۔ چلو سک نے اپنا خیال ظاہر
 کرتے ہوئے کہا۔

”اور اگر یہ بات ہے تو پھر ہمارا بھی
 یہی ستر ہوگا ہمیں فوراً کچھ کرنا چاہیے۔ چلو سک
 پہلے سے زیادہ پریشان ہو گیا۔“

چلے گئے۔ مچھلی کا پیٹ ایک کافی بڑے
 کمرے جیسا تھا اور پھر وہ یہ دیکھ کر
 حیران رہ گئے کہ اسی مچھلی کے پیٹ میں
 گوہو بھی موجود تھا۔
 گوہو تم اور یہاں۔ چلو سک نے اس سے

پوچھا۔
 وہاں مجھے کچھو نے پکڑ لیا ہے اب میں
 کبھی سردار نہیں بن سکوں گا۔ گوہو نے مایوں
 مجھے یہ جواب دیا۔
 کیا مطلب ہمیں تفصیل سے سمجھاؤ کہ یہ
 سب کیا چکر ہے۔ چلو سک نے پریشان ہو کر
 کہا۔

”گوہو کے پھول وہاں ملتے ہیں جہاں یہ
 کچھو رہتے ہیں اگر مجھے یہ کچھو نہ پکڑ
 لیتی تو میں ان پھولوں کے پاس پہنچ ہی گیا
 تھا۔ گوہو نے مایوں لہجے میں کہا۔
 ”مگر کیا ہوگا۔“ چلو سک نے بے چین لہجے میں

پوچھا۔
 ”ہونا کیا ہے کچھو کی قید میں رہ کر درخت

گوہ یوں اچانک اپنے آپ کو آزاد دیکھ کر خوشی سے پاگل ہو گیا۔
 آؤ میرے ساتھ" اس نے کہا اور پھر اس نے آگ میں غوطہ لگایا۔ یہ دونوں بھی اگلے پیچھے گئے تقریباً دو ڈھائی سو فٹ نیچے اترنے کے بعد انہیں آگ کے اندر سبز رنگ کے پھول تیرتے ہوتے ملے۔ گوہ نے پھرتی سے ایک پھول اچک لیا پھر جیسے ہی اس نے پھول اچکا اس کا جسم ٹکٹ کی سی پھرتی سے اوپر اٹھنا شروع ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ نظروں سے غائب ہو گیا۔
 "جلدی کرو ٹوسک پھول پکڑو" ٹوسک نے ٹوسک سے کہا اور پھر ان دونوں نے بھی پھرتی سے ایک ایک پھول اچک لیا۔ پھول ہاتھ میں لیتے ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے کوئی پراسرار قوت انہیں اوپر کھینچنے جا رہی ہو اور وہ بھی گوہ کی طرح بجلی کی سی تیزی سے اوپر اٹھتے چلے گئے تھوڑی دیر بعد وہ آتش نشاں کے دھانے سے باہر آ گئے

میرے خیال میں اب ہمیں اپنے پتول سے کام لینا چاہیے ٹوسک نے کہا پھر وہ گوہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔
 گوہ اگر ہم تمہیں اپنے ساتھ اس پکومو کی قید سے نکال دیں تو پھر کیا ہوگا؟
 "اگر ایسا ہو جائے تو پھر ہمیں کوئی پکومو نہیں پکڑ سکے گا اور ہم گوبن کے پھول حاصل کریں گے اور گوبن کے پھول جیسے ہمیں حاصل ہو جائیں گے ہم خود بخود بڑے گولے سے باہر نکل جائیں گے" گوہ نے انہیں بتلایا۔
 "یہ بات ہے تو پھر تیار رہو" ٹوسک نے کہا اور پھر اس نے جیب سے اپنا پتول باہر نکال لیا۔ دوسرے لمحے اس نے اس کا ٹین دبا دیا۔ پتول میں سے سرخ رنگ کا شعلہ نکلا اور پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے وہ تینوں آگ میں تیر رہے تھے بڑی مچھلی کے ٹکڑے سمندر میں تیر رہے تھے اور باقی مچھلیوں نے تیزی سے وہ ٹکڑے کھانے شروع کر دیے۔

نے جہاز چلا دیا۔ ملوسک نے سیٹ کی پشت سے کمر لگاتے ہوئے اطمینان کی طویل سانس لیتے ہوئے کہا:

”توبہ توبہ کتنا خطرناک تجربہ تھا“
 ”ہاں شکر ہے عین موقع پر پیتول یاد آگیا“ ملوسک نے ڈال گھاتے ہوئے کہا۔ اب سکرین پر جنگل صاف نظر آنے لگا تھا۔ ملوسک نے جہاز کو واپس اسی سمت چلانا شروع کر دیا۔ جدھر سے وہ آتے تھے اور تھوڑی دیر بعد ہی انہیں سکرین پر گومو جنگل کے اوپر اڑتا نظر آگیا اس کے ہاتھ میں ابھی تک وہ سبز رنگ کا پھول موجود تھا۔

”وہ دیکھو گومو جا رہا ہے“ ملوسک نے کہا اور پھر اس نے جہاز کو ایک کھلی جگہ دیکھ کر غوطہ دیا اور اسے اندر بلا لیا۔ گومو اچھلتا ہوا اندر آگیا اور ملوسک نے دوبارہ جہاز اڑا دیا مگر ان دونوں کے پاس گوبن کے پھول دیکھ کر اس کے چہرے پر مایوسی دوڑ گئی۔

جہاں آگ کے درخت تیر رہے تھے مگر اب وہ درخت ان کے قریب تک نہ آئے بلکہ وہ بھی ان درختوں کی طرح ہی آگ میں تیرتے ہوئے دور جانے لگے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ آگ سے باہر ایک جھنگلے سے جاگے زمین پر گرتے ہی وہ اٹھ کھڑے اور پھر ان کے جسموں سے سبز رنگ کا دھواں سا اٹھا جب دھواں چھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اب ان کے جسموں پر سبز رنگ کے مادے کا نام و نشان تک نہ تھا۔

گومو وہاں موجود نہ تھا البتہ دور سے انہیں اپنے جہاز کی چوٹی نظر آرہی تھی سبز رنگ کے پھولوں کو ہاتھوں میں تھامے تیزی سے اپنے جہاز کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ جہاز کے قریب موجود تھے گومو یہاں بھی نہیں تھا۔

”گومو نہ جاتے کہاں ہوگا آؤ جہاز پر چڑھ کر اسے تلاش کریں“ ملوسک نے کہا اور پھر جہاز کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہو گئے۔ ملوسک

تمہارے پاس بھی گوبن کے پھول ہیں اسکا مطلب ہے اب سردار بننے کے لئے مجھے تم سے بھی مقابلہ کرنا پڑے گا اس نے بالواسطہ لہجے میں کہا۔

”نہیں ہمیں تمہارا سردار بننے کی کوئی خواہش نہیں ہے“ ٹوسک نے جواب دیا۔

”پھر تم پھول مجھے دیدو اس طرح مجھے سردار سے مقابلہ بھی نہیں کرنا پڑے گا اور میں سردار بن جاؤنگا“ گومو نے اتنا آمیز لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب کیا زیادہ پھول والوں سے مقابلہ نہیں کیا جاتا“ ٹوسک نے کہا۔

”ہاں آج تک کوئی بھی باسوما ایک سے زیادہ پھول نہیں لاسکا۔ دو پھول لے آنے والا بلا مقابلہ سردار منتخب کر لیا جاتا ہے اور تین پھولوں والا دیوتا“ گومو نے انہیں بتلایا۔

”دیکھو گومو ہم یہ دونوں پھول تمہیں دے دیتے ہیں اور تم دیوتا بن جاؤ گے مگر اس کے لئے تمہیں ہماری شرط ماننی پڑے گی“ ٹوسک

نے مسکاتے ہوئے کہا۔
”مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے“ گومو نے بچپن لہجے میں جواب دیا۔

”ٹھیک ہے یہ لو پھول“ ٹوسک نے اپنا پھول اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور پھر ٹوسک نے بھی پھول اسے پکڑا دیا اب تو گومو کی خوشی کے مارے بری حالت ہوگئی وہ خوشی سے حجاز میں ہی اچھلنے کوٹنے لگا۔

”اچھا گومو یہ بتلاؤ کہ تم پھولوں کو کیوں پکڑ کر لے جاتے ہو“ ٹوسک نے پوچھا۔
”پھولوں کی پیک سے ہم اپنے نئے پھولگے بناتے ہیں“ گومو نے جواب دیا۔

”پھولگے کیا“ ٹوسک نے حیران ہوکر پوچھا۔
”جن میں ہم رہتے ہیں“ گومو نے جواب دیا۔
”اوہ تمہارا مطلب مکانوں سے ہے مگر وہ تو درختوں سے بنتے ہیں“ ٹوسک نے کہا۔

”ہاں وہ درختوں سے بنتے ہیں مگر انہیں جوڑنے کے لئے پھولوں کی پیک کی ضرورت پڑتی ہے“ گومو نے جواب دیا۔

باسویوں کو اٹھا کر بڑے گولے میں پھینک دیں گے۔

”غضب خدا کا اتنی خوبصورت اور بے مزر عورتوں کا تم یہ حشر کرتے ہو۔ بیوقوف کہیں گے“ ٹوسک کو ان پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا۔

”مگر ہمارے چھوٹے ٹوٹ جائیں گے“ گومو نے ڈرتے ہوئے کہا۔

”نہیں ٹوٹتے اگر ٹوٹ جائیں تو پھر بنا لینا اگر تم ہماری بات نہیں مانو گے تو ہم تینوں پھول تم سے چھین لیں گے“ ٹوسک نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں نہیں پھول مت لو میں تمہاری بات مان لیتا ہوں میں حکم سے دوں گا چونکہ اب میں دیوتا ہونگا اس لئے سب میری بات مان لیں گے“ گومو واقعی خوفزدہ ہو گیا۔

”وعدہ کرو کہ اگر تم نے یہ اصول توڑا تو بڑا گولہ تمہیں سر کر دے“ ٹوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ اور گومو نے پھولوں کے ٹوٹ سے وعدہ کر لیا پھانچہ انہیں اطمینان ہو گیا۔

”پیک کیا“ ٹوسک نے پوچھا
 ”پیک جو پھلاریوں اور ہمارے اندر موجود ہے“ گومو نے جواب دیا اور اس کا مطلب سمجھ کر ان دونوں کے روٹے کھڑے ہو گئے وہ سمجھ گئے کہ پھلاریوں کے خون سے یہ تختے جوڑ کر مکان بنائے ہیں۔

”مگر یہ تو ظلم ہے“ ٹوسک غصے سے اچھل پڑا۔

”ظلم کیا مطلب“ گومو نے حیران ہو کر پوچھا۔
 ”پیک کے بغیر تمہارے چھوٹے نہیں بنتے“ ٹوسک نے پوچھا۔

”بنتے ہیں اگر ہم درختوں کی پیک سے بنائیں مگر دیوتا ان چھوٹوں پر ناراض رہتے ہیں اور وہ چھوٹے جلدی ٹوٹ جاتے ہیں“ گومو نے جواب دیا تو سنو گومو اب تم دیوتا ہو اس لئے اب تم یہ حکم دو کہ پھلاریوں کی پیک سے چھوٹے نہیں بنیں گے بلکہ درختوں کی پیک سے بنیں گے۔ ٹوسک نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔
 ”ہاں اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو ہم تمام

تھوڑی دیر بعد وہ بستی کے قریب پہنچ گئے جلوسک نے جہاز ایک طرف اتار دیا اور پھر وہ تینوں باہر نکل آئے۔

تم دونوں یہیں رہو ورنہ ہاسوے تمہیں پکڑ لیں گے میں دیوتا بن جاؤں اور اپنے ہاسووں کو تمہارے بڑے دیوتا ہونے کا بتلا دوں پھر میں اپنی رعایا سمیت تمہیں آکر لے جاؤں گا۔ گوگو نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے تم جاؤ“ جلوسک نے اسکی بات سمجھتے ہوئے کہا اور گوگو تینوں پھول سنبھالے خوشی سے اُچھلنا کودنا آگے بڑھ گیا۔

گوگو جیسے ہی بستی میں پہنچا ہر طرف شور مچ گیا اور پھر جب ہاسووں نے اسکے ہاتھوں میں تینوں پھول دیکھے تو وہ اس کے سامنے سجے میں گر پڑے۔ انہوں نے متفقہ طور پر اس کو دیوتا تسلیم کر لیا۔

”اٹھو اور سردار کو لے آؤ“ گوگو نے انہیں حکم دیتے ہوئے کہا۔ اس کا حکم ملتے ہی ہاسوے جاگے اور تھوڑی دیر بعد وہ سردار کو لے کر اس کے پاس پہنچ گئے جب سردار نے اس کے ہاتھ میں گون کے تین پھول دیکھے تو وہ

سنو انہوں نے پھلاریوں کی پیک سے پھوگے
 بنانے کا قانون ختم کر دیا ہے اب کسی
 پھلاری کی پیک سے کوئی پھوگا نہیں بنے گا
 رنہ بڑا گولہ ہم سب کو سر کر دیگا
 اب درختوں کی پیک سے پھوگے بنیں گے
 گوگو نے انہیں نیا قانون بتلایا۔
 اگر یہ گوگو دیوتا اور بوگا دیوتا کا حکم
 ہے تو ہمیں منظور ہے" سب نے بیک
 زبان ہو کر جواب دیا۔
 تو آؤ پھر ہم لوگ دیوتاؤں کو لے آئیں"
 گوگو نے جواب دیا اور پھر وہ سب کو
 لے کر بستی سے باہر آگیا جہاں چلو سک ٹوسک
 اور ان کا جہاز کھڑا تھا انہیں وہاں دیکھ
 کر وہ سب گوگو سمیت ان کے سامنے
 سجدے میں گر پڑے سجدے سے اٹھ کر
 گوگو ان کے قریب گیا اور پھر اس نے
 انہیں بتلایا کہ اس نے قانون بدل دیا ہے
 اب پھوگے کبھی پھلاریوں کے خون سے نہیں
 بنیں گے اس نے یہ بھی بتلا دیا

بھی سجدہ میں گر پڑا۔
 "پھلاریاں کہاں ہیں" گوگو نے باسومیوں سے
 پوچھا۔
 دیوتا گوگو ملک پھلاری تہاری باسومی کے پاس
 موجود ہے باقی پھلاریوں نے پھوگے بنا لیے ہیں"
 سب نے جواب دیا۔
 "اچھا ملک پھلاری کو لاؤ" گوگو نے کہا اور
 تھوڑی دیر بعد ملک پھلاری وہاں پہنچ گئی
 "سنو باسومیوں میں بڑے گولے میں گیا۔ وہاں
 مجھے بوگا دیوتا مل گئے بڑے دیوتا میرے ساتھ
 آتے ہیں پرندے کے پیٹ میں اڑ کر انہوں
 نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں باسومیوں کو بتلا
 دوں کہ انہوں نے قانون بدل دیا ہے" گوگو
 نے تقریب کرتے ہوئے کہا۔
 بوگا دیوتا کا حکم سن کر ایک بار پھر سب
 باسومی سجدے میں گر پڑے۔
 "کہاں ہیں بوگا دیوتا اور انہوں نے کیا
 قانون بدلا ہے" سجدے سے اٹھ کر سب
 نے ایک زبان ہو کر پوچھا۔

یعنی ہو گیا کہ گو مو سچ کہہ رہا تھا۔
ان کے سجدے میں گرنے کا منظر چلو سک
دوسک سکریں پر دیکھ رہے تھے مکہ پھلاری
انہیں پھاڑے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ چلو سک
لوسک نے اسے تسلی دی اور وہ ان کا
شکریہ ادا کرنے لگی کہ وہ واقعی دیوتا ہیں
جنہوں نے پھلاریوں کو ان باسومیوں سے بچا
لیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد جہاز پھلاریوں کی جنت
میں پہنچ گیا۔

چلو سک نے جہاز وہیں ٹیلے کے قریب اتار
دیا۔ اور پھر وہ مکہ کو لے کر پھولوں کی
آبادی میں پہنچ گئے تمام پھلاریاں مکہ پھلاری
کو واپس آنا دیکھ کر خوش سے تانچنے لگیں
اور جب مکہ پھلاری نے انہیں بتلایا کہ
اب باسومے ان کے دوست ہیں اور اب
وہ انہیں پکڑنے نہیں آئیں گے تو ان سب
کو خوشی کی انتہا نہ رہی اور ان سب نے
بھی چلو سک لوسک کو دیوتا مان لیا مکہ پھلاری
لے بعد جو مکہ منتخب ہوئی تھی اس نے مکہ

کہ باقی پھلاریاں تو پھوگے بنا چکی ہیں اس
لئے ان کے سر بن گئے ہیں البتہ مکہ
پھلاری موجود ہے۔
چلو شیک ہے ہم مکہ پھلاری کو اپنے
ساتھ لے جا رہے ہیں اور سنو اب تم
اور پھلاریاں دوست ہیں اب اگر تم نے انہیں
پکڑا یا پھوگا بنایا تو بڑا گولہ سب کو سر
کر دے گا۔" چلو سک نے تمام باسومیوں کو
مغائب ہو کر کہا۔

"ہمیں منظور ہے ہم بڑے گولے کا وعدہ
کرتے ہیں" گو مو نے جواب دیا اور اس کے
ساتھ ہی سب باسومیوں نے جواب دیا۔
"اچھا اب ہم چلتے ہیں" چلو سک نے کہا
اور پھر اس نے بڑھ کر مکہ پھلاری کا
ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر جہاز کے اندر
داخل ہو گیا تھوڑی دیر بعد ان کا جہاز
فضا میں اڑنے لگا۔
اور ان کے جہاز کو اڑتا دیکھ کر سب
باسومے ایک بار پھر سجدے میں پڑ گئے انہیں

پھلاری کے سامنے سر جھکا دیا۔ اور مکہ
پھلاری ایک بار پھر مکہ بن گئی۔
چلوک ملوک بھی خوش ہو گئے۔ کہ انہوں
نے جنت کی ان حوروں کو باسوے بیسے شیطانی
سے بچا لیا ہے۔ چنانچہ وہ بھی ہنسی خوشی
حوروں کے درمیان اس جنت میں رہنے

اور پھر کچھ دنوں بعد انہوں نے واپس
بنے کی خواہش ظاہر کی پہلے تو پھلاریوں نے
نہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا مگر جب
انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ بھی اس
جنت میں آتے رہیں گے۔ تو وہ بڑی مشکل
کے مان گئیں اور پھر چلوک ملوک انہیں
اجازت کہہ کر جہاز میں سوار ہوئے اور ان
جہاز تیزی سے اوپر اٹھنے لگا سکری پہ
جنت کی حوریں کھڑی نظر آ رہی تھیں۔
یہ سارے سب سے خوبصورت سے ہم ضرور
ہاں واپس آئیں گے ملوک نے کہا۔
ہاں واقعی اس کا یہ حصہ جنت ہے ایشا



چلو سک ملوسک کا حیرت انگیز اور دلچسپ ترین کا

چلو سک ملوسک کے شامٹ

مصنف: منظر ہر کلیم ایم اے

چلو سک ملوسک ایک ایسے سیارے میں جہاں آسمان سفید ہوتے ہیں ایک چیز ہزاروں میں بدل جاتی تھی۔ اس سیارے میں ایک عجیب و غریب چلو سک ملوسک پیدا ہو گئے۔ اس سیارے پر دعا فرما قبول ہو جاتی تھی۔

چلو سک ملوسک اور بندروں کے درمیان خوفناک جنگیں ہوتی تھیں۔ بندروں کے بادشاہ نے چلو سک ملوسک کو الٹا دکھایا۔ پھر کیا ہوا؟ چلو سک ملوسک اس سیارے میں سے بچ نکلنے میں کیسے کامیاب ہوئے؟ شامٹ دلچسپ حیرت انگیز عجیب و غریب ناول شائع ہو گیا۔

شان یوسف برادرز پبلشرز بکسیرز پاک گیٹ ملتان

خوبصورت ستارہ شاید ہی کائنات میں کہیں ہو۔ چلو سک نے جواب دیا اور پھر اس نے رفتار تیز کر دی۔ ان کا جہاز انتہائی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا تھوڑی دیر بعد دوبارہ خلا میں پہنچ گیا۔ اور اب انہیں سکین پر یہ خوبصورت ستارہ نظر آتے لگا جس کے گرد سات زخموں کی روشنیاں کوند رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ستارہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

ختم شد

محل برادرز سائیکل ورکس
دکان نمبر 10 مشتاق ماڈل
وہاڑی چوک بہاولپور رو۔ ملتان